

ٹرکیٹ نمبر (۵)

عَوْنَانٌ وَالشَّجَاعٌ صَدِيقُ الْمُرْسَلِينَ حَسَنٌ نَّدِيْكُوْهُ اَهْوَاهُ
 شَعْبَانٌ وَالشَّجَاعٌ لَا يُنْهَا بِأَهْوَاهِهِ لَوْلَا كُلُّ أَهْوَاهٍ
 اَكْمَلَ اللَّهُ وَالْمُنْتَهَى

کہ یہ رسالہ جس کا نام ہے

رسالہ احمد

حضرت پیغمبر مصطفیٰ ﷺ کے
 رسول کریم محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے
 صحیح اور سچے طور پشاور احمد کے مصدق ہونے کو ظاہر کرتا ہے

احمد بیہقی انشا العجب لام لا ہور نے

حوالہ ۱۲۴۶ھ میں
 محدث عربی کا ہو مدد حصہ پا کر
 ثابت یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِيمِ

اللّٰہ اَحَدٌ

کے مصادق

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا حضرت مرا غلام احمد صحیح مونود؟

جماعت احمدیہ میں بعض صاحب جن میں خلوکا مادہ دن بدن پڑھتا جاتا ہے اور
جو حضرت صاحب کے دخوے اور دلائل کو چھوڑ کر اپنی طرف سے نئی نئی تائیں انکا نام لے جاتے
ہیں وہ اپنی روشنی طبع سے احمدیہ ملکہ پرچم میں ایسا اضافہ کرتے رہتے ہیں جو سراسر واقعہ کے
خلاف ہوتا ہے اور چونکہ حضرت صاحب کی تحریروں میں ان بالوں کا کوئی نشان نہیں تو تا
اس لئے جماعت احمدیہ کو ان کی وجہ سے غالقوں کے سامنے نہادت المعنی پڑتی ہے ۔
حال ہی میں صاحبزادہ مرا محمود احمد صبا کے درس قرآن مجید کے وہ نوٹ جو خلاصہ
قادیانی مورخہ ۱۴۶۷ھ میں شائع ہوئے ہیں ان میں سورۃ صدق کی یہ اور مہشر
پرسوں یا تاق من بعد میں سماں احمد (کی یقینیہ) بیان کی گئی ہے کہ عیسیے رسول اللہ
کی یہ بشارت خاتم النبیین محمد رسول اللہ کے حق میں نہیں بلکہ حضرت مرا غلام احمد
قادیانی مرموم مخفور کے حق میں ہے حالانکہ حضرت مرا آ صاحب کا عقیلہ نہیں تھا اور
کبھی نہیں تھا بلکہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجا سے پہنچنے میں سمجھی اور نہ
بیان کی۔ صاحبزادہ صبا نے بلا کسی دلیل اور عقیلہ کسی ثبوت کے لئے احمد کی اس بشارت
سے جو انجیل میں حضرت عیسیے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیغمبر اور نبی ہونے کی صاف صاف مذکور ہے اور جس سے تج تک کسی عالم کسی بزرگ
اور کسی مسلمان نے انکار نہیں کیا بالکل انکا رکیا ہے اور ایک خیالی اور فرضی نات
کو جو ان کے دل میں آئی حقیقت واقعہ قرار دیا ہے ۔
صاحبزادہ صاحب کو اگر یہ خیال پیدا ہٹا ہے کہ وہ قرآن مجید کی اولاد سے حضرت

مرزا صاحب کا رسول اللہ ہونا ثابت کریں تو وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ حضرت
صاحب اُن نبیوں کی طرح کے رسول اور نبی نہیں جن کا کہ قرآن مجید میں کہہ ہے یا اُن
اُن کا یہ خیال ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت سے ہی حضرت مرزا صاحب کے آنے کی
پیشہ اُنکا کردکھاویں تو یہ بھی ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت صاحب جو ایک
نامور سن ایشدو را ملزم کرنے سمجھتے ہیں کہ اسہما احمد کی پیشہ اُنکے لئے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور یہ کہ قرآن کریم بعد خاتم النبین کے کسی
رسول کا آنا چاہرہ نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا۔ ازالہ صلت اور یہ کہ خداوند کے حکما
ہے کہ بعد اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔ ازالہ امام حسنؑ اور یہ کہ
”اخاتم النبین ہونا ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے بنی کائنے سے باقی ہے“ ازالہؑ
اور یہ کہ ”اخاتم النبین کا نظایک الہی ہر رہباب مکن نہیں کہیں کہ مرٹوٹ جائے“ اور یہ کہ
اب بیوت پر قیامت تک ہر ہے۔“ کیونکہ نہیں کا عنوان ہے ایک غلطی کا ازالہ
یکن اگر یہ فرض محل یہ فرض بھی کیا جائے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد کسی اور فی بھی رسول اللہ ہو کر آنا تھا تو خداوند قرآن مجید میں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس کی پیشہ اُن تباہ جس طرح اکابریل میں حضرت پیغمبرؐ
کوئی باقی حضرت عیسیٰ کے بعد اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشہ اُن تھی
اکابریل پیشہ اکابریل شیخ کو پیشہ اُن تھے کہ پیشہ اُن بعد اُسہما احمد کے
بعد اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر بایہمہ بھا جنرا وہ مرزا محمود محمد
صاحب اس کو تسلیم نہیں کر توانا تھے خیال کی نظری سچائی قائم کرنے کو جو فی الواقع
سچ نہیں اس آیتہ مذکورہ اگر رسول یا قی من بعد اُسہما احمد کی ثابت
ہے ماہیں اور تو جو میں اپنی ظاہر کرتے ہیں ۔۔۔

وَبِشَّلْيِ رسولِ يَا قِيَمَنْ بَعْدَ اُسَهْمَ اَحْمَدَ حَضْرَتِ سَعِيْجَنْ نَبِيِّيْ پِيشِنْگُوئِيْ

نزاری کہیرے بوجوایا کے رسول ہو گا اور اُس کا نام احمد ہو گا ۔۔۔ اب

دیکھتا ہے کہ جلد کس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام یا ان پانچے احمد

نہیں کہ جو ایسی روشنی میں آپ کا نام آخر تھا یعنی اُن سیارے تھے ہی نہیں

کیونکہ (۱) قرآن میں آپ کو احمد کر کے کہیں نہیں پکانا گیا را، عجلتا

اور دعاوں میں جو مصلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہے۔ (۷) یہ کہ اپ کے بچا عرب کے لوگ
اویحاب میں کبھی کسی نے احمد شیخ کہا۔ (۸) یہ کہ وصال حکم خطوط میں
آپ نے محمد ہی لکھا۔ آپ نے کبھی کسی کہداشت نہ کی تو مجھے احمد کہوا سئے آپ کا نام
احمد تھا بلکہ احمد صفت تھی ہے

لیکن حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ من بعدِ ہم سے لا احمد یعنی میرے بعد جو ایکاں کا نام
احمد ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمد کس کا نام ہے احمد وہ ہے جس نے کہا کہ
احمد کے انتہ پر بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیتِ اللہ تعالیٰ کو کہا کہ احمد کے انتہ
اگرچہ یہ توجیہ میں صریحاً خواہ ہے یہ ہیں تاہم ان پر نظرِ اللہ اور ان کی غلطیوں
کو بیان کرنے سے درگز نہیں کی جاسکتی ہے
پہلے ہم یہ دکھائیں گے کہ اسلامیت میں کے اور بودھے اور حضرت موسیٰ
کی تحریروں سے بہت ہی مخالف پڑتے ہوئے ہیں ۰

اولاً دیکھئے مسیح نے پیشگوئیِ فرمائی کہ میرے بعد ایک رسول ہوگا اور اس کا
نام احمد ہوگا۔ اب دیکھنا پڑتا ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب سالات کے حقیقی
محصول میں رسول تھے اور کیا ان کا نام احمد تھا۔

اس بشارت اسہ احمد کے سمجھنے میں اہل عقل اور زندگی کرنے والوں کے
لئے کچھ بھی وقت و تھی کیونکہ قرآن مجید میں حضرت عیسیے علیہ السلام کی زبانی الفاظ
یہی سمات ہیں کہ خود اس طلب کی طرف رہبری کرتے ہیں کہ ہرگز ہرگز
اس پیشگوئی میں کسی مجازی بھی یا امتی بھی یا اظلی رسول یا بروزی رسول ریجس
کو مستعار طور پر رسول اور بُنی کہا گیا ہو) کے آفے کی بشارت نہیں ۰

حضرت مرزا صاحب خود اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتے ہیں :-

وَخَيْرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَارِ بَارِ فَرَبِّيَا وَنَحَا كَمِيرَ بَرَّ بَرَّ كَوَافِيَ بَنِي نَبِيِّ مَسِيلِ

حدیث لاپتی بعد کی مشورتی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔

اور قرآن شریف جس کا نفظ فقط قطعی ہے اپنی آئیہ کریمہ ولکن رسول اللہ

و خاتم النبین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقيقة

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نبوبت ختم ہو چکی ہے پھر کیونکہ نہیں تھا

کوئی بھی بہوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف
لا و میں ”غرض قرآن شریف میں خدا نے آنحضرت کا نام خاتم النبیین رکراو
حدیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا بھی بعدی فرمائا اس امر کا
فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی بھی بہوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا“ ۱

پھر کیوں اس آیت جب شریف پر رسول یا تعالیٰ من بعد اسلام کا مصدق
اُس شخص کو قرار دیا جاتا ہے جو بہوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بھی نہیں برداشت
کے حقیقی میں معنوں میں رسول نہیں جس کا مصلح اور حقیقتی نام احمد نہیں کیونکہ
وہ لکھتے ہیں احمد بھی میرا ملکی نام ہے بہوت بھی میری ظلی بہوت ہے شد
صلی بہوت اور جیکہ وہ خود لکھتے ہیں کہ حضرت بھی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئیہ اسماء احمد کے حقیقی مصداق ہیں اور بیرانہ مجازی طور پر احمد ہے تو
پھر کیا اس پیشگوئی میں کسی مجازی رسول اور مجازی نام احمد کے آئے کی پیشگوئی
حقیقی چنانی بات بھائی بھی اور عزیز اخراج کی ضرورت پڑی۔ اس پر طرہ یہ کہ صاحبزادہ صاحب
حضرت عزرا صاحبؑ غلافِ حل رہے ہیں۔ مثلاً دیکھتے حضرت صاحب تو یہ
تعلیم دیتے ہیں کہ قوریت پسیل دونوں حضرت بھی کریم محمد رسول اللہ خاتم النبیین
کی پیشگوئی ہے اور یہ بھی پیشگوئی ہے کہ وہ بھی نہایت جامع اور مکمل اور اتم
تعلیم تبھی ساقہ لا بیگنا جیسا کہ آپ دیباچہ پر اہل احریج حصہ سچم میں تحریر فرماتے ہیں کہ
”قریت میں لکھا ہے کہ میں تھار سمجھا ہیوں ہیں گے (سو شے کی مانند) ایک بھی

فائدہ کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو شخص اُس کے کلام کو نہ
سینگا میں اُس سے مطالیکر و تکاپس صفات ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانے
کی ضرورتوں کی رو سے قوریت کا ستنا کافی ہوتا اور اس کی تعلیم جامع اکمل اور
امم ہوتی تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور بھی آتا اور مواضعہ الہی سے
نمکھنی پا تا اس کلام کے ٹھستے پر ہوتا جو اس پر نازل ہوتا گیا
ہی انہیں بھی اس بات کا کھلا کھلا اقرار ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
کہ اور بہت ہی ہاتھ تقابل بیان تھیں مگر تم بروادشت نہیں کر سکتے یہ کہن جب

فارقلیط (یعنی احمد) آئیگا تو وہ سب کچھ بیان کریگا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی توریت کو ناقص تعلیم کر کے آئے والے بنی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اپنی تعلیم کا نامکمل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے میکن جب فارقلیط آئیگا تو وہ کامل تعلیم بیان کر دیگا مگر قرآن شریف نے توریت اور تجھیل کی طرح کسی دوسرے (بنی) کا خواہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا نام دینا میں اعلان کر دیا اور فرمادیا کہ الیوم الحکمت لکھوں میکروں اتممت علیکم لغتی و رضبیت لكم لا اسلاہر دیناً ۷۳

لگھضرت صاحبزادہ صاحب تعلیم دیتے ہیں کہ تجھیل کی یہ پیشینگوئی اسمہ احمد حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و محفوظ رکی نسبت ہے حالانکہ حضرت مرزا صاحب پر کوئی کتاب توریت یا تجھیل کی طرح نہیں اُتری اور نہ کوئی اور کامل تعلیم قرآن مجید کے بعد انہوں نے ظاہر کی ۷۴

پھر حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب آئینہ کملات ۷۵ میں یہ تحریر فرماتے ہیں :-

سبع کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پرکھی ہے کہ مجسراً رسول نے تعلیمات من بعد اے اسمہ احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئیگا اور نام اُس کا احمد ہو گا پس اگر سبع اپنے اس عالم فانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اس عالم میں تشریف فراہمیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلارہی ہے کہ جب سبع اس عالم جسمانی سے خبرت ہو جائیگا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لا جائیں گے وہ یہ کہ آیت میں آئے کے مقابل پڑ جانا بیان کیا گیا ہے اور صرف وہ ہے کہ آتا اور جاتا دوڑا یک ہی رنگ کے ہوں یعنی ایک (بنی) اس عالم کی طرف جلا کیا اور ایک اُس عالم کی طرف سے آیا ۷۶

لگھضرت صاحبزادہ صاحب اس کے خلاف یہ فرماتے ہیں کہ :-
”سبع تو کہتے ہیں کہ مزبور کا اسہمہ ہے یعنی میرے بعد جو آئیگا اُس کا

نام احمد ہوگا۔ اب احمد کس کا نام ہے احمد وہ ہے جس نے کہا کہ کو
احمد کے ناتھ پر میں بھیت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کندول کو کہا کہ تم

احمدی کملاؤ۔^{۱۷}

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا بلکہ احمد صفت لقیٰ بعض لوگ کہتے
ہیں کہ مسیح موعودؐ کے بولنے میں آئے لیکن اس طرح بعد رسول کیم حلم بھی
نہیں آئے کیونکہ دیکھی چکھو سال اگر فکر کے بولے آگئے ہیں کہ مسیح نہیں کہ ساقہ
ہی آدم کے پلکے بعد کے معنی اس پیشیگوئی کے بعد کے ہیں مسیح موعود بعد میں
نہیں آئے تو کیا پہلے آئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا استدلال لفظ بعید پر نالا ہے اس طرح بعد قیامت
تک ختم نہیں ہوتا خواہ لکھنے ہی بھی اس پیشیگوئی کے بعد آجادیں وہ اپن پیشیگوئی
کے بعد ہی ہونگے۔ حالانکہ بیت میں بشارت صرف ایک ہی رسول کی ہے۔
اب دیکھو کتنا تفاوت ہے حضرت مرا صاحب تو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا نام احمد کا مصداق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قرار دیتے ہیں مگر صاحبزادہ صاحب فرماتے
ہیں کہ آنحضرت کا نام احمد نہ تھا بلکہ احمد صفت لقیٰ حالانکہ قرآن مجید میں
اس نامہ احمد آیا ہے صفتہ احمد نہیں آیا۔^{۱۸}

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں :-

ماں باپ نے آنحضرت کا نام احمد نہیں رکھا جاتی زنگ میں آپ کا نام احمد تھا۔

لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تھا کیونکہ قرآن میں آپ کا نام کسی کیم نہیں لکھا گیا۔

مگر حضرت مرا صاحب فرماتے ہیں :-

”جیکہ آنحضرت شکر آمنہ عینہ میں تھے جب فرشتہ فرمائی پڑھا ہر ہو کر

کہما تھا کہ تیرے پریٹ میں ایک لڑکا ہے جو غظیم الشان ہی ہو گا اس کا

نام احمد رکھنا ایک اور اشتراہ میں لکھا ہے کہ محمد رکھنا۔

اور اس کے رسول اُتی ہے وہ دو دلام ہو جس کا نام محمد اور احمد ہے۔

درُونام اُس کے ہیں کہ جب حضرت کام کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش

کلمہ حکیم ترستے اول ہی و دو نام نہیں ہوتے تھے ॥
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیرون دو فتویں کے نام انبیاء علیہم السلام
سے اول درج ہے ॥

ہمیں وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نہیں اور تو لوں ہیں سے احمد کے نام
سے سو سو نہیں ہٹوں کیونکہ ان ہیں سے کسی نے خدا کی تحریک و تفہیم ایسی نہیں کی
جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ॥

اور یہ دو نام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتداء و نہیں سے صرف کئے
گئے ॥ بحث العدد نے صفحہ ۴۵ ॥ پسی کریم حقيقة طور پر اس نام حمد کے متعلق ہیں
میرزا میازی طور پر احمد ہے تھوڑے کوڑا یہ صفحہ ۹۶ ہے اے احمد (ظہی طور
پر اس عبارت کا نام ہے) تھیقۃ الوجی صفحہ ۲۳ ॥

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والا ہدی اور سچ بہو وہی را اکھم یا رکھا
اوہ کوئی نیا اکھم نہیں لائے گا وہ محمدی نبوت کی چادر کوئی نہیں طلب کرے گا
پھر بریکا اور پسی زندگی اُسی کے نام پر نظر اکھر کریں گا نہ دل اسچ ہے ۔ اور
محمدی سچ کا نام این عزم کھاگیا اور پھر اسی خاتم النبیوں کا نام پا اعتماد ظہور ہیں
صفات محمدیہ کے میں اور احمد رکھا گیا اور متعار طور پر رسول اور نبی
کہا گیا ۔ نہ دل اسچ ہے

و خدا نے تعالیٰ نہم نبی احمد میں شہاد جناب نہ نام خود دیں آیت حکیم حیم
نہاد پس ایں اشارہ ہے سوئے ایں امرکر جمع لکھنے ہیں ہر وہ صفت بطریق
ظلیلت ہے جس نبی اسچ کس نیست ۔ اعجاز اسچ ہے

و انصیبے کامل ازالہ ہر وہ صفت نہیں دادہ نہ شد گررسوں صلی اللہ علیہ وسلم
کے خاتم النبیوں اسحت پر کرا و دو نام و ادہ شہزادجوانیں و صفت اول محمد ۱۰
احمد افضل ربِ الکوئین مگر محبیں ای پوشیدہ وست چاواز صفت حسن اور علی
فرمود و حملے علال نجہ بیت و تحریف کرو شہزادوں پر نبی کردن و احسان کردن
نام احمد تخلی کرو جل جیعت و محیت جمیعت از فعل الہی کہ متولی الحضان
سیگر دو بدر کردن ہیں کوئی نہ ہر و نام نبی ماتلتفا اسہر صفت خدا نے ما ۔

”پیغمبر کا نام پر گہت خدا نے تعالیٰ نام احمد و احمد نہاد واں ہر دو نام نہ
بینے را داؤ نہ موسئے را۔“ صنعت یعنی شکر بیست کر خدا نے تعالیٰ نام پیغمبر را
حمد نہاد تاکہ اور ارشیم خود و حرش مردم محبوب بگرداند پھر یعنی خدا تعالیٰ نام آں
بنی احمد نہاد چڑکا لادہ فربو کہ اذوات اور ادوست دار و نیز مسلمانوں میں منہ
لادوست دارہ“ صلت پس اسماء حمد طل رحمٰن قرار دادہ شد و اسم احمد
طل رحمٰم دو دیں زایں ہست کہ انسان کامل کامل نیگر و دگر بخلق پا خلاف
الائمه صفات روپیت“ صلت اعجاز المیسیح

اب حضرت صاحب کی نام کتابیں اشتراہ اور تقریریں آپ پڑھ جائیں مگر گئیں
بھی یہ بات نکھلی ہوئی نہ پائیں گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا بلکہ
احمد صفت بختی در صل صاحبزادہ صاحب کی غلطیوں میں سے یہ بھی ایک بھاری غلطی
ہے جو انہوں نے اس نئی بات نکالنے میں کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ ہے
اور حضرت مرتضیا صاحب کا نام احمد ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے مصدق
نہیں اور حضرت مرتضیا صاحب اس کے مصدق ہیں جب پہلوی صحیح اور واقعی اہمیت
تو پھر کیوں اخیرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صل اسم مبارک احمد کو غصب کر کے اسکی
بجا اس کا مستحق اس کا ایک افسوس اغلام قرار دیا جاتا ہے پھر جیکہ حضرت صاحب خود
فرماتے ہیں کہ میرا صلی نام احمد نہیں ظلی اور بر بڑی طور پر میرا نام احمد ہے اور یہی بیوت
صلی بیوت نہیں پھر اسم نام احمد کے دعوے میں رسول صلی کی بجاے رسول ظلی اور
نام میں نام صلی کی بجاے نام ظلی مزدیبا کیسے صحیح ہو سکتا ہے +
ویکھو حضرت صاحب فرماتے ہیں :- ”بیوت کی نام ظل کیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑی
سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی راہ سے خدا کے
پاس آتا ہے اس پڑھ طور پر وہی بیوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو بیوت محمدی کی چادر ہے
اسلئے اس کا نامی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ
سے بیتا ہے اور اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اسلئے اس کا نام اسمان پر محمل اور
احمد ہے۔“ غرض میری نیت اور رسالت باعتبار احمد اور احمد ہونے کے ہے نہ
میرے نفس کے رو سے اور یہ نام پر صحیحت فنا فی الرسول مجھے ملامت اخاتم النبیین کے مفہوم

بیں فرق نہ آیا۔ ”ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا بھی کوئی نہیں جو
جدید شریعت نازل ہو یا جس کو پھیر تو مطابق بخاتم اور ایسی فنا فی المسول کی حالت کے و
آسمان پر اس کا نام محمد اور احمد رکھا جائے یہونی بہوت کا القب عنایت کیا جائے وہمن
ادعی فقد کفر۔“ پس با وجود اس شخص کے دعوے بہوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد
رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبین ہی رہا کیونکہ یہ محمد اسی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر
او راسی کا نام ہے۔ اگر بروزی محنوں کے رو سے بھی کوئی شخص بھی اور رسول نہیں ہو سکتا
پھر اس کے کیا معنی کہ اہد ناالصراط المبتدا تقدیح ہے۔

”یہ حضور پیدا رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک انسانے اخراج پائیگی جو پہلے نہیں اور
صدیق پاچھے بیس مدخل ان افادات کے نہ بینیں اور پیشگوئیاں ہیں جو کسے روسے انبیاء
علیہم السلام بھی کہلاتے ہیں میکن قرآن خوبی بھروسے رسول ہونے کے دوسرا پر
علوم غیب کا درود رہے پندرہ کرتا ہے جیسا کہ آیت لا نظیرہ علی عینہ احمد الامانۃ
من رسول سے ظاہر ہے پس صدقی غیب پانے کے لئے بھی ہونا حضوری ہوا اور آیت
انہم علیهم کو آجی ویتی ہے کہ اس صدقی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مقصصے
غیب حسب منطق آیت بہوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طبق براہ راست نہ ہے
اس لئے ناشاپڑتا ہے کہ اس ہوہبت کے لئے شخص بروز از طلاقیت اور نتائجِ الرسول
کا دروازہ کھلا ہے۔“

”یہ متعلق طور پر کوئی شریعت لافے والا نہیں ہوں اور نہ میں متعلق طور پر بھی ہوں۔“ یہ نام
فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ اسمان پر ایک پاک جو دُجہ کل روحاںی افاصدہ میرے شفائل
ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو محو کر کہ کہ اور اس میں پوکرا اور اس کے نام محمد
اور احمد سے سمی ہو کر میں سوچیں گے اس بھی بھی ہوں یعنی پیچا گیا بھی اور خدا سے غیب کی
خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبین کی محفوظیہ ہی کیوں نہیں نے اتحاد اپنے
ظلی طور پر محبت کے آئینے کے ذریعے سے زہری نام پایا۔“ یہ اذن آج سے ۲۰ برس پہلے
براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود
قرار دیا ہے۔“ سمجھا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یون سمجھو لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ
محمدی نوع و خلق اور خلقی میں ہم زگ اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور اس کا استم بخاتم
کے ہم سے مطابق ہو گا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہو گا اور اس کی اہل بہت میں سے ہو گا
اور بعض حدیثوں میں سے ہے کہ وہ محمد سے ہو گا۔“

پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس طرح برفری طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے

وَمُحَمَّدٌ أَوْ رَدْ وَأَحْمَدٌ نَّبِيٌّ ہُوَ گَلَىْ اسی طرح بروزی طور پر یہی یا رسول کہنے سے یہ لازم تھیں تاکہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ و جو نہیں۔ ”خاتم النبیین علیہ السلام کا اسپرتفاق ہے کہ بروز نہیں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا مقام اسی صنون کا مصدق ہوتا ہے کہ :— من تو شدم تو من شہی من تشنم تو جاہشی ہتاکش گو یو جانیں من ٹکریم تو دکری غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الہی صریح ہے جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے تاکہ یہ ممکن ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک فحہ بلکہ ہر ارد فرود نیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کیلات کے ساتھ ہری نبوت کا بھی المهاکریں۔ ”تو پھر جس حالت میں خدا فرما کر تیرے بعد کوئی اوپنی نہیں آئیگا اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسیے کو بھی بے قوچکرس قدر یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نیست میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹی ہے لیکن کسی دوسرے بنی کے آنے سے سلام کی تحریکی ہو جاتی ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت امانت ہے
 ... اور آیت کریمہ و نکن رسول اللہ و خاتم النبیین نوح زبالہ اس سے جھوٹی طبیری ہے اور اس آیت میں ایک شینگوئی غصی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مر گئی ہے اور بخوبی بروزی وجود کے جو خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی بیس یہ ملاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غایب پاوے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب یہ یہ ہے کہ جاہل مخالف تحریری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوے کرتا ہے مجھھا یا سا کوئی دعویٰ نہیں میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہیں ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے میں اور رسول ہوں جس طور سے ابھی بیان کیا ہے ابھی جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے بنی اور رسول بنایا ہے۔ اسی لحاظ سے میرنا محمد اور احمد ہو اپس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ علیہ السلام اسلام را یاد گلطی کا ازالہ یہ اتنی اشر صحیس اور تو چھیس اپنی نبوت کی اور امام احمد اور محمد کی کبوتری

اسلئے کہ آپ کا نام نہ توصل میں احمد تھا اور نہ محمد صرف الہام میں رہنونام
آنے کی وجہ سے یہ تشریح آپ نے فرمائی ہے۔ اسی طرح بنوں اور بینی اسرائیل لفظ بھی
حضرت صاحب کو آیات قرآنی میں بنا ایت کے ایک ملکہ ہے پس الہام ہے اپنے
قرآنی آیات کے سوا آپ کے دوسرے الہامات جن سے خدا نے آپ کو لمحہ بطب
فرمایا ہی اور رسول اللہ کا لفظ نہیں اسی لئے آپ کو بار بار بینی کتابوں میں یہ لکھتا
ہے اکہ بیشہادت ان آیات کے جو قرآن کی ہیں میں رسول اللہ کملوں کا مجاز نہیں ہو سکتا
الغرض الہامات آیات قرآنی سے حضرت صاحب کو شیخ کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح رسول کملوں کا اتحاقان ہرگز نہیں پہنچتا اور وہ دلیل دعوے پر مطابق نہ ہو گی۔
کیونکہ دعوے میں رسول ظلی اور دلیل میں رسول اصلی کبھی مراو نہیں لی جا سکتی۔ اسی
حضرت صاحب صفات او صریح طور پر اس آیت احمد کا احمد کو محمد رسول اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے حق میں بیقین فرماتے اور عیشے رسول اللہ کی اس بشارت کو
محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے آئے سے ہی پوری ہوئی مانتے ہیں بلکہ غرض
حضرت مرزا صاحب کمیں یہ نہیں فرماتے کہ یہ آپت احمد کا احمد میرے حق
میں ہے محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے حق میں نہیں ہے۔

پھر ایک اوّجھیب بات یہ ہے کہ خود خدا یعنی حضرت مرزا صاحب کو بزریر الہام بتلا آتا ہے کہ
کہ محمد رسول اللہ کا نام احمد تھا اور تو اس احمد کا علام یعنی کی وجہ سے سچ زبان کیا گیا ہے
جیسا کہ تابع حقیقت الوحی کے صفحوے ۲۴ کی یہ عبارت اس پر گواہ ہے۔

”آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا اس کے غلاموں اور خداموں میں سے ایک بیس ہوں
جس سے خدا مکاری حاطبی کرتا ہے مادا جس پر خدا کے غیبوں اور ناشافوں کا درازہ کھول گئی
علام کے لفظ پوچھیا گیا تو اس کے متعلق ایک الہامی شعر بھی ہے جو یہ ہے۔

بزرگانوں ہم سے احمد کی شان ہے ۔ جس کا علام دیکھو سچ زمان ہے ۔
گھر صاحبزادہ صاحب شاپی اس الہام کو بھی نہیں مانتے ہو نگے کیونکہ کیونکہ جب وہ اس الہام کے بخلاف
یہ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ کا نام احمد تھا بلکہ احمد صفت بحقی قائم اب کس کو سچا نہیں خدا نے
تو الہام میں احمد محمد رسول اللہ کا نام بتلا یا تو غلام احمد حضرت مرزا صاحب کا نام دکھانا ہے
علاوہ ایسی جب ہی یہوں جیسے حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا کہ احمد کا

کاغلام ہوں مثلاً آئینہ کمالات کے صفحی ۳۴ کی یہ عبارت :- " خدا تعالیٰ خوب نہ کرے ہیں
اسلام کا سچا عاشق ارجمند شارع علام حضرت سید نام احمد صطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہوں یا مثلاً حامیۃ البشریٰ صٹ کا یہ عربی شعرو ان امامی سید المسیل احمد
رضینا متبوعاً و دی یہ نظر و ۔ یعنی بیشک بیر پیشو انعام ہوں کامدر احمد
بی راضی ہوں اس کی تابع داری پر اور میرا خدا دیکھتا ہے یا مثلاً دار العلام صٹ یعنی
خدانے اس دوسرے شمع کا نام علام احمد رکھتا اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا سمح کیا
خدا ہے جو احمد کے غلام سے بھی مقایلہ نہیں کر سکتا یا مثلاً اسی رسالے کے صٹ کی
عبارت :- اس احمد کے غلام کو جو سبج موعود کر کے بھیگا گیا ۔ یا مثلاً یہ فقرہ
" یہ خدا نے فرمایا کہ اگر بیان اس محدث کے غلام کی بزرگی اور عزت ظاہر نہ کرنا چاہتا یا مثلاً
دائع البلاضت کی یہ عبارت :- اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو ہیں اس کا شانی ہے ۔

کروڑ گاؤں سے بھی بھتر ہے جو غلامِ احمد ہے یعنی احمد کا علام
زنگی بخش حامی احمد ہے + کیا پیرا نام احمد ہے، ہلاکت ہوں انبیاء مگر بخدا رب سے طلاق مقام احمد
بلع احمد ہم فیصل کھلایا + بیرونستان کلام احمد ہے، ہمیں یہی کہ ذکر کو چھوڑو ماں سے بنت غلام احمد ہے
یہ باتیں شاعر امینیں بلکہ اتحی ہیں یا مثلاً اسی داعی البلا کے آخری سروق کی یہ عبارت :-
وحقیقی بھی جمیش او قیامت تک بحاجت کا بھل کھلانے والا ہے جو زین چاز میں ہے ۔
ہمو اخفا و زنام دنیا و زنام زماں کی بحاجت کے لئے آیا تھا ۔ یا مثلاً کشتی فوج صٹ کی یہ عبارت :-
اب سو جو کہ کیا مرتبہ ہے اس پاک رسول کا جسکی غلامی کی طرف کر کیں منسوب کیا گیا ۔
ذلک فضل اللہ یو تیہ منزہ شاریا مثلاً برائین حمدیہ حصہ تھم صٹ کی یہ عبارت :-
وہ سی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے ایک میرا نام استی رکھا گیا جیسا کہ
بیرے نام علام احمد سے ظاہر ہے دوسرے میرا نام طلی طور پر نبی رکھا گیا یا مثلاً
حضرت صاحب کا یہ المام علام احمد کی جسے یعنی شمع رویو صے یا مثلاً از الدار امام
کی یہ عبارت :- مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے عداد حروف کی طرف تو پڑائی
گئی کہ دیکھو یہی سمح ہے کہ جو تیرھوں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا
پہلے سے ہی تابع ہم قے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یا مہے غلام احمد تاکدیبی
یا مثلاً حضرت صاحبی کا یہ شعر:- احمد اگر دیدی بیگ غلام احمد +

اور اس کے علاوہ اور کبھی بہت سی جگہ حضرت صاحب کی کتابوں میں حضرت صاحب کے غلام احمد ہوئیکی نقینی اور قطعی عبارتیں آپ کو میں تھیں تو اب تھیں کوئی انصاف سے بتلائے گا اگر احمد صفت کتبی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا تو حضرت مرا صاحب کی نام خدا کیوں غلام احمد لکھنا اور اسی لئتا ہے
حلا مذکور کوئی مستقل شعبیتی نہیں کیا اسکتا (یکجا شیعہ صفحہ ۴۰ ابریل ۱۹۷۶ء)

اور خدا کیوں المام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد بتلاتا ہے اور پھر ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت صاحب کو کس احمد کی علمائی کا فخر تھا جس کا نام ہی احمد تھا اور کس احمد کی صفت و شنا آپ ہمیشہ کرتے کہ جس کا نام ہی احمد نہ تھا اور کیوں حضرت صاحب نے یہ کہیں نہ تھا اکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا بلکہ احمد صفت کتبی پھر کیوں حضرت مرا صاحب نے یہ کہیں نہ لکھا کہ فرقاً میں تو احمد میرا نام آیا ہے اور خدا نے احمد کر کے قرآن مجید میں مجھ کو پیکارا ہے ز محمد رسول اللہ کو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت مرا صاحب کیوں لکھا؟
”لپس سہم چو اسلام کا گروہ ہیں ہمیں خوشخبری ہو کہ ہمیں احمد بیت اور محمد بیت کی صفت لا
ہی ملا اور اس کا نام خدا کے تعالیٰ الہ طرف سے احمد اور محمد ہوا تاکہ اس کے دو دو نام
امت کے لئے آیات لیجئے ہو“ بخوبی حضرت مرا صاحب نے یہ کس کی شان پر یہ
احمد آخر زمان کزوڑا اور شندول مردم زخوتا باب تر + اول آدم آخر شان احمد بیت
اے خدا تکس کے پیدا کھرے + انبیا روشن گھرستند یاک + بہت احمد زال مر رون تر
ختم شد برقش پاکش یہ کمال + لا جرم شد ختم ہے تجہیز کے

”پھر حضرت مرا صاحب نے اپنی الامائی رتبا قبضے مرام کے صفو ۲۰ پر یہ کس کی شان میں ہذا
شان احمد را کو اندجز خدا و نور کر یہ + اپنچنان از خود جدا شد کہ میاں افتاب یہم
گر پیسویم کن کس سو احاداد صنالاں + چوں دل احمد نے بینم و گور عرش عظیم
پھر یہ کس کی صفت فرمائی ہے :-

آنکہ اور اطلنتے گیرہ و براہ + شیش چوں رو احمد مہرو ماہ
پھر یہ فرمائی ہے کہ حضرت مرا صاحب کس کے منہ کی قسم کھاتے ہیں ۔۔ ۔
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد + تیری خاطر سے یہ سب باراٹھا یا ہم نے

سیا اُس کے منہ کی جگہ کامِ حمد تھا بلکہ صفتِ احمد تھی پھر تم بچھتے ہیں کہ حضرت صاحب یہ فرمائے :-
اے خدا ہر گز تکن شاداں نل تاریکا + آنکارا انکر دین احمد ختارتیست
اپکس دین احمد کی نکڑ کرنے والے کی نسبت بدعا کرتے ہیں ہم تو کچھ سمجھہ
نہیں آتا کہ صاحبزادہ صاحب نے نقرہ کس نیا پر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
احمد نہ تھا بلکہ احمد صفت تھی۔ کماں تک لکھیں اور حوالہ دیں سینکڑوں جگہ
حضرت صاحب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد فرمایا یہ ایک دو شعر لکھ کر ہم تو
ختم کرتے ہیں اور دوسری یاتوں پر توجہ کرتے ہیں :-

احمد آخزمیں کو اولیں راجح خنزیر + آخریں مقداد مجاہد کھفت حصہ
بیکسے شد دین احمد یعنی خوبیش و یاریست + ہر کسے درکار خود بادین احمد کا زینیست
اور پھر اس سے بڑھ کر اور کیا غبوت ہو گا کہ حضرت مرزا صاحب نبی کی کیم کے لئے احمد
محمد کی نسبت اپنے لیا کچھ سیالا کوٹ میں پر یہ ارشاد فرماتے ہیں بہ ”چونکا اخضرت
صفات الٰہی کے مظہر اترم تھے اسلئے آپ کی شریعت صفات جمالیہ جمالیہ لفظ
کی حامل تھی اور آپ کے دوناں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم سی غرض سے ہیں۔“
اب فرمائیے اگر حضرت نبی کیم کا اسم مبارک احمد نہ ہو تو آپ کی شریعت صرف ایک
صفت کی حالت ہو گی نہ کہ دونوں کی پھر حضرت صاحب چشمہ معرفت صفت میں
فرماتے ہیں :- آدم سے لیکر اخیر تک جس قدر نبی گزر چکے ہیں سب کے نام میرے
نام رکھ دیئے اور سب سے آخری نام میرا عیسیے موعودا و راحمد اور محمد معموم یعنی
اس سے معلوم ہوا لا احمد و رحمد سب سے آخری نبی کے نام تھے۔ الگ اتنی شادا
پر بھی کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ ملتے اور حضرت مرزا صاحب
کی تحریروں کی بھی پروانہ کرتے تو اسے اختیار ہے وہ جو چاہے سوکرے
اور جو مدد ہے پر چاہے وہ نکلے اسے کوئی روک نہیں سکتا +

اب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب فرماتے
ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں احمد کر کے کہیں
نہیں لکھا را اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مترجمہ عیسیے اسے احمد کے
مصادق نہیں ہو سکتے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی خدا

احمد رسول اللہ کہ کرنیں پکارا۔ اسلام وہ اسم احمد کے مصادق ہرگز نہیں ہو سکتا اور اگر کوئا اپ کے الہامات نہیں یا احمد کے خدا نے پکارا ہے تو تم کہتے ہیں یا ہم یا آدم کے بھی خدا نے اپ کو پکارا ہے جب الہامات میں مختلف نام آپ کے ہیں تو ایک نام احمد پر یہ استدال کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت صاحب کا نام ماں باپ نے احمد نہیں رکھا ظلی اور یہ دوڑ پر اپ کا نام احمد تھا ایک منصل نام غلام احمد ہی تھا کیونکہ آپ کو احمد کر کے کسی نے نہیں پکارا اور نام کتابوں اور لشتوں اور تحریروں میں آپ نے اپنا نام غلام احمد ہی لکھا ہے، آپ کو احمد بنی اسرائیل یا احمد رسول اللہ کر کے بھی الہام نہیں ہوا اور نہ آپ نے اپنے گھبشنداً برسوں پانی میں لجھا۔ اسی احمد کا مصدق بجیسے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے آپ کو کبھی سمجھا ہے پھر حضرت صاحب کے والدآپ کے رشتہ داروں اور آپ کے مریدوں میں سے کسی نے کبھی آپ کو احمد نہیں کہا پھر یوم وصال بتک خطوط میں آپ نے اپنا نام غلام احمد ہی لکھا پھر آپ نے کبھی کسی کو ہدایت دکی اور زکیں لکھا کہ مجھے احمد کہوا اگر آپ کا منصل نام احمد ہوتا تو آپ ضرور اسی نام کا اعلان کرتے اور ظاہر کرتے کہ منصل نام میرا احمد ہی ہے غلام کا الفاظ خاندانی طور پر پیچھے سے لگا ہو۔ چلا آتا ہے جب خود اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ذریعہ سے آپ کا نام غلام احمد رکھا اور پھر خود حضرت صاحب نے لکھا کہ خدا نے میرا نام غلام احمد رکھا اور یہ مولیٰ بیان یعنی صفحہ ۲۳ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۶۸ جیتیقہ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۷ دافع البلا صفحہ ۱۲ پھر الہام میں بھی خدا نے آپ کے منصل نام سے آپ کو مخاطب فرمایا جیسا کہ غلام احمد کی پیغمبری فتح بد بحدہ ۴ نمبر ۲۹ صفحہ ۴۔ پھر خدا کشفی طور پر غلام احمد تادیانی کے اعلاء حروفت میں بتلاتا ہے کہ دیکھو ہی سچ ہے جو تیرصوں صدی کے پورا ہو فی پر نظاہر ہی نیوا لاتھا ازالا اور نام صفحہ ۷ اور الہام پر ترکان و دہم سے احمد کی شان ہے جس کا غلام دیکھو سچ زنانے، میں ظاہر ہے کہ آپ کو خدا غلام احمد ہی کہتا ہے۔ منصل کلام یہ کہ آپ کا نام غلام احمد تھا۔ ایک حضرت عیسیے پیشارت میں اسم احمد فرماتے ہیں اسم غلام احمد نہیں فرماتے اسلامیہ آیت و بعد ایک رسول پیاسی من بعد اسے احمد حضرت میرزا صاحب پر ہرگز ہرگز

نہیں گا سکتی۔ اور پھر یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ان مفہومین کے ناموں میں جو قضیہ مسلمان کے سماں تنزل من النساء کے مصدق ہوتے ہیں وہ تسمیہ اور عانی کا لحاظ بھی ضرور ہو اکرتا ہے اور بالآخر معانی اور مناسبات کے لیے اسما نازل نہیں ہو اکرتے لہذا ضروری ہو گا کہ جو نام آپ کا اللہ تعالیٰ افسوس نہیں یہ والدین کے علام احمد رکھوا اور حصل نام ان کا المغیر کسی لپٹے خاص تصرف کے ناجائز ہے اسلئے عرب کہتا ہے ست نہیں کسی احمد وہ ہے جس نے کہا کہ کوئی میں احمد کے نام پر بصیرت کرتا ہوں ”صرف احمد کہنا کوئی بات نہیں آیت میں تو ایک سول کی جو احمد نام ہے بشارت ہے صرف احمد بغیر رسول کے لفظ کے کہنا یا احمدی کہلانا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ یہ بشارت اسہم احمد کی حضرت مرا صاحب کے حق میں آئی ہے کیا صرف حضرت کا یہ کہنا کہ کوئی میں احمد کے نام پر بصیرت کرتا ہوں اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ وہ احمد تھے جسکی بشارت مسیح ابن مریم نے دی تھی (حالانکہ حضرت مسیح نے اس آیت کو اپنے حق میں نہیں سمجھا) اگر یہی دلیل ہو سکتی ہے تو پھر شیخ احمد سرهنگی مجدد الف ثانی جن کا نام صرف احمد ہی تھا یا سید احمد بدریلوی تو اس کے مستحق اے ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا قومان بائیت ہی احمد نام رکھا تھا اور وہ بھی اسی نام احمد بسر ہی اپنے مریدوں کی پیغمبرت لیا کرتے تھے اور عجیب بات یہ ہے کہ ان ہر دو ولیاؤں ۔ اماموں اور مجیدوں اور رضا کے مقرب رکرده خلیفوں کے الہامات میں نبی اور رسول کا لفظ بھی آیا ہے پھر حضرت صاحب کی دس شرائع بصیرت پر کہ دیکھ لوان میں کہیں نہیں لکھا لام مجھے احمد مان کر بصیرت کرو یا کہی لکھا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اور پر قبول کرو اور قال اللہ اور قال رسول کو اپنی ہر ایک لام میں دستور العمل قرار دو پھر بصیرت لیئے کے وقت جو کہ حضرت مرا صاحب سب سے پڑھوا یا کرتے تھے وہ کل شہادت اشہد ان لا إله إلا الله، و الشهاد ان محمد عبد الله رسول الله ہے پھر بصیرت میں صرف بات کا اقرار لیتے تھے کہ کوئی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا آپ فیں اسی کو سمجھتے تھے جو محمد رسول اللہ علیہ وسلم لائے تھے آپ خود تو کوئی دین لا نفع له تھا اور نہ رسول تھے بلکہ آپ نے کہی بھی اپنے آپ کو احمد بنی اسرائیل یا احمد رسول اللہ

کر کے نہیں کہا اور نہ رسولوں کی طرح اپنی رسالت کا نام احمدی ہونے میں لازمی رکھا پھر اپنے اپنا اور اپنے مریدوں کا نام اس واسطے احمدی رکھتا تا یہ نام دوسرے فرقے کے ناموں کی طرح جیسے شافعی یا تکیٰ جنینی وغیرہ ہیں ایسا نام نہ جو جس کا تعلق ہلماں سے ظاہر ہے تو اسے ہم بیکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام احمد کی طرف منسوب ہو اسی واسطے حضرت مرتضیٰ صاحب نے اپنے اشتہار میں یہ کھاڑا وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پست کرتے ہیں نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے حضرت صاحب تو خود پڑھ لئے بھی راحمد ہی کہلانا پسند کرتے ہیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کو کہا ہو کہ تم میرے نام احمد کی وجہ سے حمد کہلاو پھر ویکھو اسی اشتہار میں حضرت نے فرمایا کہ اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ مسلمان رکھا گیا کہ ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سو خدا نے ان دونوں اموں کی اس طرح پر تقییم کی کا اول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر و شکریابائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا سو امن مصلح و امانتی اور سلامتی کے ساتھ اسلام کو پھیلانے کی وجہ سے اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا گیا ہے۔ علاوہ اپنی احمدیہ کا ملالٹ سے کبھی یہ مراوینہ نہیں لی جا سکتی لیکن کہ اسی احمد کے مصلاق تھے اس لئے آپ کی جماعت کا نام احمدی رکھا گیا حالانکہ کسی بھی اور رسول نے آج تک اپنے نام کے ساتھ اپنی امت کو منسوب نہیں کیا یہ بھی اس بات کی ایک قوی دلیل ہے کہ آپ رسول اللہ کے حضرت صاحب کیوں صرف رسول اللہ تھے۔ اگر اس جگہ کوئی پیسوال کرے کہ حضرت صاحب کیوں صرف احمد کے نام پر بیعت لیتے تھے اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آپ کا بوخحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے ظلی طور پر نام احمد تھا اس لئے حضرت جنتی اپنے ظلی نام کو لپنے صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجملتیت مروزیت و فنا فی الرسول حالت کے بحث کے تحت مقدم کر دیا کرتے تھے۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت جنتی خدا اپنی قاتع تھیۃ الوجی میں خواص ساری کتابوں کی صحیحیت ہے ۲۳ پر لکھ دیا، کہ احمد طلی طور پر میرا نام ہے تو اس کیوں کیا جس پیغمبتار ہو کر احمد پا صلی اللہ علیہ وسلم کے قراردے پڑے آپ کی تحریر سے ثابت کر سکے احمد پا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہے

ہم دعے سے کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھی یہ خیال کر سکے یہ عت نہیں کرتا تھا
کہ آپ من بعد امام محمد کی پیشگوئی کے مطابق چند وہی احمد رسول ہیں اس لئے
جس احمد کے باقہ پر بحث کرتے ہیں آیت میں تو احمد نام کے پہلے رسول کا الفاظ بھی
آیا ہے مگر حضرت صاحب نے کبھی احمد رسول اللہ یا احمد بنی اسرائیل کسی بحث
نہیں لی۔ اگر حضرت صاحب نے اپنے آپ کو بنی اور رسول کما بھی تو یہ مسند مجاز
بنی اور مجاہد رسول کہا نہ تھیقتاً اور ظلمی بنی افریقی رسول کہا نہ صلی پھر معلوم نہیں کہ طرح
اس آیت اسم احمد کو ایک ظلمی اور بر وزی یا مجازی اور جزوی بنی یا مسی اور حقیقی
بنی پر چیزیں کیا جاتا ہے جو خود ایسا نبی متعرب کا متعرب ہے اور اس کے فرمودہ پر
اور کتاب اللہ قرآن مجید پر یہاں لاتا ہے وہ کس طرح اسی بنی متعرب کی بشارت کو
جو خاص اسی کی ذات کے لئے ہی مخصوص ہے اپنے اور پر چیزیں کر سکتا ہے۔
اور یہ مدعو یہ کہ اس کا حقیقی اور صلی نام بھی احمد نہیں اور وہ خود کہتا ہے کہ احمد
بھی میر ظلمی نام ہے (حقیقتہ الوجی حقیقت) اور نبوت بھی میری ظلمی بوت ہے تو اس
صحت نہیں کہا سکتا اور جو حقیقی معنوں کے رو سے رسول کہا سکتا ہوں اور
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقی طور پر اس نام احمد کے مصادق ہیں اور میر نام جو اپنی
طور پر احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس پیشگوئی میں جو کچھ اپنی ہے اپنے
اور ایک حل سکنے کی بُری بُری حقیقی کسی مجازی رسول اور مجازی نام احمد کے
آئے کی تھی یا حقیقی رسول اور حقیقی نام احمد کے آئے کی پیشگوئی پھر خواہ مخواہ
ایک امیٰ کو اس کا مصادق بنالیا جاتا ہے جو کسی طرح بھی اس کا مصادق اور وہ
نہیں بن سکتا اپنے خاتم النبین کے خواہ بکھر ہی بختی کریں بہر حال خاتم النبین کا
مفہوم اس بات کا مانع ہے کہ کوئی بنی اور رسول جو حقیقی معنوں کے رو سے بعد
اک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتے گیونکہ رسول کی حقیقت اور ایسے میں یہ مرد ہاں ہے
کو دیتی عالم کو درجہ بیشتر مصل کے اور اپنے بھی رسالت تابقیامت منقطع ہے ”اذ اس
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا احمد و انا احمد میں ہی
محمد ہوں اور میں ہی احمد ہوں مطابق اس قول اللہ تعالیٰ کے جو عیشے کی نیازی قرآن مجید
میں ہے اس کیا کیا کریں پشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد اوپر گذاشت اور اس کا

نام احمد ہو گا دیکھو عبد الحجی عرب کی کتاب سلسل الفضائل میں حدیث جسیر بن مطعم
صاحبزادہ صاحب اگر حضرت مرا صاحب کا نام غلام احمد کر کے سنتا پسند
نہیں کرتے یا احمد عربی کی غلامی سے خوش نہیں، ورنہ تو ان کا اختیار ہے ہیں
تو احمد کی ہی غلامی سے خوشی ہے اور حضرت صاحب کے احمد کا نام ہو کر فضل
حاصل کرنے پر فخر ہے اور ہمارے لئے یہ اس بات کی زندہ شہادت ہے کہ احمد
کا غلام بنت سے کیا کیا خلافتی فضل بتا ہے +

۶۰ سر اباب

حضرت خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علیہ رسول اللہ
کی بشارت اسم احمد پر صاحبزادہ صاحب کے اعتراضات اور ان کے
تحقیقی جوابات

واضح ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے جب دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد قرآن مجید میں کسی نبی کا نام کی مطلق کوئی پیش نہیں کیا تھی آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس بشارت کو وسیع تریکے سے پڑھ لیا اسی احمد، رسول اللہ کے نام کی
تحقیقی حضرت مرا صاحب پر گالیا تا ان احمدیوں کو جواب کا پشاور ساختھے ہے مخالف
دیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بشارت اسم احمد کی نہیں بلکہ حضرت
مرا صاحب کے حق میں ہے اور بوجبا اس بشارت کے قرآن سے باصرات حضرت
مرا صاحب کا احمد رسول اللہ ہونا دکھاویں ہیں ہزو ہے مکان خلافت سے پڑھے
بجا یوں کونکالیں ہذا اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اسم احمد کی بشارت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی حق میں حضرت مرا صاحب کے حق میں ہرگز نہیں +

اعتراض اول کی تردید

اول اعتراض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ماں پائپے احمد نہیں لکھا
اسلئے آپ کا نام احمد نہیں اس بات کا جواب حضرت صاحب کی تحریر و
اور کتابوں سے با اقبال میں ہم کافی طور پر دے چکے ہیں لیکن یہاں پر
چند جوابات کتبیں وہیں سیکھ کر اس بات کے ثبوت کے پیش کئے جائے ہیں جو ثابت

اکرئے ہیں مان پائے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد رکھا تھا اور یہ نام عالم طور پر سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جانتے تھے ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد تو آپ کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکے تھے داولت آنحضرت کا نام محمد اور مان نے فرشتے سے بشارت پا کر احمد رکھا تھا

اخرج ابن مسعود و ابن عساکر عن ابن سعد و ابن عساکر عن ابو جعفر بن محمد
ابن حضر محمد بن علی قال امرت
بن علی سے روایت کی ہے جبکہ حضرت آمنہ
عفیفۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ تھیں لم ہر کوئی گشیں کر
آپ کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ارجیحین
صلی اللہ علیہ وسلم و آنہ تسمیہ احمد

اخرج ابن سعد و ابو عیم عن زید بن
سلیمان حلیۃ لما اخذت النبي صلی
قالت لها امه اعلمی انك قد
لخدمت مولانا الاشتان والله لعله
فهاكست لامجد ما تجد النساء من
حمل ولقد اوتیت فقیل لی بذلك
لتلذیث غلاماً تسمیہ احمد و هم
سید العالمین ولقد قیح معتمداً على
یدیہ سمع فغار امسه الی العالمات لـ
زندیقات تھیں فیض مذکور

اخرج ابو العین عن جوید و ابن عباس
رضی اللہ عنہم قالا رأت امنۃ
نے بید و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں کی
کوہرہ اُرنے خواہیں تو بیکھار کیا اسے کہا
جاتا ہے کہ اُنہوں نے جملہ ہوئی ہے ساتھ بہترین خلق
العالمین فاما ذا ولهم ایضاً فسمیہ
احمد

جیا۔ حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم ارض حرم میں پیدا ہوئے تو دیکھوا یہ ستراءہ کئی ایک وہ بہ
اور حیار نے طلوع ہٹواد بیکھا جس کی انوں نے اُسی وقت لوگوں کو خردی کریں
ستارہ احمد اخراں زان پھری کے پیدا ہونے کا طلوع ہٹواد ہے جس کا حال ہمینی
کتابوں میں لکھا ہے تو پاتے ہیں

آخر حبیبی وابو عیم عن حسان بیوقی اور ابوالعینم نے حسان بن ثابت سے روایت
بن ثابت قال انی لغافہ ذات عذات لی ہے کہ میں فوجوں لا کا تھا نا گاہ مُنْدیلَه
یا مُعْشَرِ ہمود فاجتمعوا الیہ واتاً شمع کہ ایک یوں مدینے کے اوپرے محل پڑھنے رہتے ہیں
قالوا یاد بیلک مالک قال طام بحُم اور کہم رہتے کہ جس ستارہ کے طلوع ہجوتے کہ وقت
احمد پیدا ہنگارہ ستاروچ کی شب طلوع ہو گیا **احمد النذی ولدِ نبی فہذۃ اللیلۃ**

آخر ابوالعینم عن زید بن لمید رضی اللہ عن تحریک کی ابوالعینم فی زید بن لمید سے حدیث
تعالیٰ عنہ انه کان علی اطمینان امام المیت کی انوں نے کہ میرہمین کے ایک اوپرے
سمع والهل پترب قد ذہب اللہ نبوة محل پر تھا جو سنکے یہ رہا لسلی اللہ
بنی اسرائیل هذابح قدر طلع بیو احمد نے بتوت بنی سرائیل کی پیشانہ احمد کی پترب
کے وقت طلوع ہوا کہ اور آخر الابنیا پر تھا لفظ تیریہ
وہو بنی اخلال انبیاء ہماجنی ایل پترب

آخر ابن سعد وابوالعینم عن ابن عباس تحریک کی ابن سعد وابوالعینم نے ابن عباس سے
قال کانت یہود قریظۃ والنضیر و
کما حضرت ابن عباس نے کہ یہود بنی قریظۃ
و قریظۃ و فدک بیرون حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کا وادی
صلی اللہ علیہ وسلم عندہم قبل ایجتہد
و اتن دار ہجرتہ الدینہ فدا ولد قال
اجار یہو ولد احمد للیلۃ هذ
دین منورہ ہے پن جبار کی ولادت باساعتہ ہوئی
الکواکب قد طلع فلما انتباع قالوا انتباع یہو کے بڑے فاضلوں نے کہا پیدا ہوئے آج
احمد کا نا معروف ذمکن فیقرہت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رہ ستاروچ کی شب طلوع
ہوئے ہے وہ ستارہ کی بات اپنی کتابوں میں ٹھہری

آخر حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کا اسم سارک احمد حضور کی بعثت پر ہمیشہ سورام تھا
آخر ابن سعد وابن عاصم عن نبیلہ ابن سعد روانہ عن نبیلہ اسی روایت کی عثمان بن

رومان رضی اللہ عنہ قال حرج عثمان بن عفان و طلحہ بن عبید اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئے اور مسلمان ہوئے اور حضرت عثمان بن عزیز کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلا و قال عثمان یا رسول اللہ قدرت حدیث نام الشام فلما کنایت معانی الرزق افرخن کالنیام اذا فنا دنیا یا ایها الینا کم هبتو افات احمد قد حرج بمکہ فقد من افسنت ابک

اخراج الماقدی والونیعیم عن حوبیضه بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کما و یہو فینا کافویڈ کروں بذیثا ییعشت بحکمة اسمہ احمد ولیمیش من الانبیاء غیرہ وهو فی کتبنا ان

اخراج ابن سعد والبیهقی من طریق ابراهیم بن محمد تخریج کی ابن سعد اور یعنی فی طریق ابراهیم بن محمد بن طلحہ سے کما فی ما طلحہ بن عبید اللہ حضرت سعید بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ حضرت سعید بن عبید اللہ حضرت سوق بصری فاذ اذهب فی صومعة بقول سلو اهل هذ الموسیم هل فیهم احد من اهل الحرم قال قلت نعم انا قال ظهر احمد لعد قلت ومن احمد قال ابن عبید اللہ بن عبید المطلب شهر کو الذی تخرج فیہ وهو آخر الانبیاء شفیعہ من الحرم

بنی یمن صلی اللہ علیہ وسلم فی ذریما میرزا ماحمد سرے باپ آدم کو بھی بتلایا گیا تھا:-
اخراج البیهقی ثابن عساکر عن ابو هریرۃ تخریج کی یعنی اول بن عساکر فی ابو هریرۃ
ان رسول نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائل

الله ادھرا را بنیہ بجعل بری فضائل پیدا کیا اللہ نے حضرت آدم کو دھکلائی حضرت آدم ان بعضهم علی بعض فرای نور اساطعہ کی او لا پس کجھے تھے حضرت آدم میں بعض اولاد فی القلہم فقال يا رب من هذا کی فضیلت بعض پس و کیجا حضرت آدم نے ایک فریچکٹ ہوا عرض کیا حضرت آدم نے یاریت کو عنصیر قال هذ ابنک احمد وہاول کہا اللہ نے تیرا میٹا احمد وہ سے اول ہے وہا خروہاول مشافع باعتبار پیدا اش کے او آخر ہے باعتبار بیشت کے او رب سے پھٹے شفاعت کی ریگاون قیامت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسیےؑ کی بشارت ہوں

ابن اخوج احمد والبزار والطبرانی والحاکم تخریج کی احمد و بیزادہ طبرانی نے او حاکم اور والبیهقی والبیغیم عن العربیاض بن بیحقی و یحییم نے عراض بن ساریہ سے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں عبد الشاد ختم اللہ تعالیٰ ساریہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں عبد الشاد ختم اللہ تعالیٰ قال انی عبد اللہ و خاتم النبیین ہوں اس وقت سے کہ آدم ہنوز ٹی میں بلحومہ تھا و ان ادھر ملحدل فی هلمیستھتو تھا و دیکھو میں تم کو جو خوبیاں ہوں میں ہا ہوں ماجز کرعن ذلک اف دعو قابی ابرہیم ابراہیم کی او ر عیسیے کی خوشخبری ہوئی پڑی دیشارة عیسیے و سریا امی المتنی میں کا خواب ہوں و رسمی طرح اور نبیا کی رأیت و کذا لک امہات البنین یعنی مائیں خواب دیکھا کیں ۰

اور حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کی تصحیح ابین جانشی ہے اور امام احمد کو بھی امامہ کی حدیث سے یہ ضمنوں پہنچا ہے اور ایسا ہی الیعلی۔ یحییم ابن عاصم نے شہزادین اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قوم یمنی عامر سے ایک شخص نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا راپ کی حقیقت پسلا بیش کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور بھائی عیسیے کی بشارت ہوں اور میری نام میری ماں نے حسب بشارت الہی احمد کھا دیں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں ۰

یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دعا ہوں اپنے باپ ابراہیم کی اور بشارت ہوں بھائی عیسیے کی اس قدر احادیث میں اُنی ہے کہ شاہزادی کوئی

بات اس قدر قواتر سے حدیثوں میں آئی ہوگی اور یہ ثابت کرتی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتلادیا کہ اسمہ احمد کی بشارت کا مصدقہ میں ہی ہوں اور میرا ہی نام مال بات پنے احمد رکھا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنے فریبایا کہ زمین پر میرا نام محمد اور اسمان پر احمد اور قوریت میں میرا نام محمد اور انجیل میں احمد ہے اعترض ووم کی تردید

وہ سرا اعترض یہ ہے کہ قرآن میں آپ کو احمد کر کے کہیں پکارا نہیں گیا اسلئے محمد رسول اللہ احمد نہیں۔ یہ خیال بھی غلط ہے اسلئے کہ اگر لکار فتنے سے یہ طلب ہے کہ جس طرح دو سکر شیوں کا خلف نام لیکر کار اجسے پا یعنی یا ابراہیم یا موسیٰ یا داؤد یا زکریا یا یحییٰ یا افوح وغیرہ طرح سے تو قرآن مجید میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا احمد کر کے بھی کہیں پکارا نہیں گیا اور اگر لکار فتنے سے مطلب یہ ہے کہ صرف نام قرآن مجید میں آجائے تو نام تو محمد اور احمد دو فوائد گئے اور انہی دو فوناموں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ایہا الشیٰ اور یا ایہا الرسول کر کے پکارا اور کسی دوسرے نبی کو یا ایہا المنبیٰ یا ایہا الرسول کر کے نہیں پکارا۔ قرآن مجید نے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی احمد فرمایا ہے اور دو فونام آپ ہی کے قرار ڈئے ہیں کیونکہ سورہ صحف میں جہاں یہ آیت میشلّ بررسوٰ لِتَقِیٰ مِنْ بَعْدِنِی اسہمَ اَحْمَدَ ہے اُس کے ساتھ ہی آیت کا یہ مکملہ بھی ہے فلمما جاءہم بالبیتات یعنی جب وہ موعودی ہی احمد ان کے پاس آیا کھلے کھافشاں و محجزات لیکر تو انہوں نے کماہد سخّمیں اب غور کرو کر قرآن مجید نے جو اسہم احمد کے بعد فرمایا فلمما جاءہم بالبیتات تو خود ہی اس بات کی بھی فیصلہ فرمادیا کہ وہ احمد ہے احمد لگیا احمد کس کا نام بتلایا اسی کا نام جبکی بابت قرآن میں ہو الذی ارسل رسولہ بالهدیۃ و دین الحق کی آیت ۳۷ جگہ موجود ہے ایک تو اسی جگہ اس بشارت کے ذکر کے بعد خلاف رہا اور یہ مددوں ان یتطفئ انواع اللہ یعنی جملہ ستے ہیں کہ اللہ کے فرزکو اپنے مشت پختکوں سے

بمحادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اس کے ساتھی فرماتا ہے جو والدی میں ملے عالمی
یعنی الشفی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تجویزاً اُسے بینی یهود کے
بیماری آئشیں صیغ طور پر والست کرتی ہیں۔ کہ خود خدا تعالیٰ نے اسماء حملہ بشارت کو محمد رسول اللہ^۱
صلطہ اللہ علیہ وسلم کا اکم ہی احمد قرار دیا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد ہونے کی دلیل ہے یہ قولِ محدث نے دعوے کیا ہے کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت توریت اور انجیل میں آئی وقشته موجود ہے جس کا
فرمایا۔ الذين يَحْوِنُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأَكْمَى الَّذِي يَعْلَمُ بِمَا يَأْتِي إِذْ هُنَّ فِي التَّوْلِيدِ الْأَكْلِيلِ
سردہ عاصت آیت ۱۵۶ +

حضرت موسے نے توریت میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ انت نے مجھے کام کریں انسان کے لئے اُن کے
بھائیوں یہ سمجھ سا ایک بھی فاعل کر دیگا۔ اور اپنا کلام اُس کے معینِ اون گا۔ سشنتمانہ دعا
قرآن نے صات بتایا الرسول النبی کا ہی موتے کا سانی اور رسول ہے جیسا کہ فرمایا۔
إِنَّا رَسُولُنَا الْيَسُوكَدْ مَرْجَلَةً شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرَسْلَنَا إِلَيْكُمْ فِرْعَوْنَ مُكْرِنَ اَتَيْتُهُ اَوْ فِرْمَلَهُ
قُلْ أَرِئْتَمْ اَنْكَانَ مِنْ عَنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُ بِهِ وَمَنْهُدْ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لِمَنْتَلَهُ رَوْنَهَ اَهْفَاقَتِيْتُهُ
تُرْ جَسَّهُو، یہم نے صحیح اپنے طرف رسول تباہے والا تمہارا جیسے صحیح فرعون کے پاس گل سوئیں
تُر کر بچلا دیکھو تو اگر یہ اللہ کے بیان سو اور تم نے اُس کو شانا اور گواہی فرمے جو کہ ایک کو وہ
بنی سرائیل کا ایک ایسے رسول کی جو اس کی مغلب ہو گا۔ یعنی موسے نے خدا سے خبر پال کر
میری مثل ایک بنی ہو گا +

ایسا میں کیسے نے انجیل میں آنحضرت کے لئے یہ پیشگوئی فرمائی۔ اگر میں جاؤں تو قائلیط

تم پاس ہو گیا۔ یوحنہ ۱۴:۱۹

قرآن کریم نے اصحاب احمد صیغ کما مسیح نے احمد کی بشارت ہی اور یہ بشارت نبی ایوب
اپنے متعلق فرما کر عیسائیوں کے ساتھے پڑھ دیتی۔ اور کسی کو انکار کرنے کا موقع نہ ہوا اپنے
ثابت ہوتا کہ یہ بشارت خاص اُنی رسول کے نام کی ہی ہے۔ جس کام اسی لئے حملہ سے مشتق
ہوا ہے۔ یعنی حضرت صلطہ اللہ علیہ وسلم نے خدا پر اپنے آپ کو اس کا مصدقہ ادا یا ہے قرآن
نے اس بشارت کے بعد فرمایا۔ فلمابجا وہ بالیتیات یعنی جب احمد ان کے بیان
بیانات کے ساتھ آگیا۔ تو اخضون نے کہا ہذا اسخومیں۔ اب مگر ہم انجل کی اس پیشگوئی

ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی لامعی الذی یجحدونہ ملکتو باغنڈ ہسرو
فی المشرکات حلا انجیل۔ اگر انجل کے لفظ فارقلیط کے معنوں کی عینی شبہ ہو تو
یوحنائیل: ۵: اکو پڑھلو۔ وہاں یہ لفظ دوسرا تسلی وہندہ کافی اسات کے گواہ ہیں کہ
اسئے انجیل کے مصدق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور عرب کی کتب
لغت میں حمل کے مادے یہیں دیکھو العوج احمد دوسرے آئے والے کو احمد کہتے
ہیں پیسح نے کہا۔ ایک میں ہوں اور ایک دوسرا تسلی وہندہ ہے جو یہے بعد
آئیگا۔ اور مسح کے لفاظ خود کہ رہے ہیں۔ کوہ تمہیں دوسرا فارقلیط تسلی وہندہ
بخشیدگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا۔ لیکن اس کے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اب لکھتے
افسوس کی بات ہے کہم قرآن کی ایکٹاٹ کو تو ماںیں اور دوسری کو روکر دیں۔ یعنی توریت کی
پیشگوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حق میں مانیں اگر انجل کی پیشگوئی رسول اللہ
کے حق میں نہ مانیں۔ اور اس کا مستحق اور مصدق ایسے شخص کو تواردیں جو خدا حمد بنی
صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی اور حقيقة معنوں میں رسول اللہ نہیں +
دوسری توجیہ یہ تھی کہ عبادات اور دعاویں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہے
اس لئے آپ کا نام احمد نہیں۔ یہ بھی غلط ہے لفظ محمد حمل سے اسم مفعول ہے یعنی مختار
سے مبالغہ کیلئے اور احمد بھی حمد سے واقع علی المفعول ہے۔ اسی حمد سے حمد کی کثرت و
کمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ کا شعر ہے ۵

وشقَّ لَكَ مِنْ أَسْمَهِ لِيَجْلَهُ فَنِّي الْمَرْشُ مُحَمَّدٌ وَهَذَا حَمْدٌ
یعنی خدا نے اس کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کا نام اپنے نام سے مشق کیا و یکھو
رت تو محدود ہے۔ اور آنحضرت محمد ہیں۔ واضح ہو کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم کو حمد کے
خاص مناسبت ہے حضور کا نام محمد اور احمد ہے۔ حضور کے مقام شفاقت کا نام
محدود ہے سا اور امت محمدیہ کا نام حما دوف ہے۔ اور آنحضرت کی لواء کا نام لعلہ المدد
ہے۔ اور کتاب الہی قرآن مجید جو حضور کو ملی اس کا شروع بھی حمد سے ہے +
کوئی غور کرنیوالا غور کرے کہ اگر عبادات اور دعاویں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہے
 تو پھر قرآن میں یہ کہوں آیا۔ ان اللہ و ملائکتہ بیصلوں علی النبی یا الیها الذین یلمزو

صلوٰ علیہ و سلم و نسیماً کیوں نصیلوں علیٰ حمل نہ آیا۔ ایسا ہی اس حکم میں نہیں بتایا گیا۔ کتنے اسمِ محمد پر درود سلام کرو۔ اسمِ محمد پر جود و سر انامِ حمل صلم کا ہے درود سلام نہ کہو۔

پھر اتحادیات میں السلام علیک ایہا النبی کر عبادت اور دعا کی جاتی جب
السلام علیک ایہا النبی رحمة اللہ برکاتہ کما جاتا ہے تو اپنے
دلوں اسے مبارک اسیں آجاتے ہیں۔ پھر کیسی غلطیات ہے۔ کر عبادت اور دعاوں
میں محمدؐ ہی آیا ہے احمد نہیں آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام تمام طور پر مشور ہے
اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نام کر کے عام تمام طور پر مشور ہے
اسلامی دنیا میں دونوں نام عبادات اور دعاوں میں برابر استعمال ہوتے ہیں۔ پھر وہ بھجو
حضرت مسیح موعود اور آپ کی تمام جماعت بلکہ تمام مسلمانان روکے زمین بھی اپنے خطوط
اور کتابوں اور شہزادوں کے سروپ نگہدا و نصلی علی رسول الکریم ہی لکھتے ہیں۔ اگر عبادات
اور دعاوں میں اسم محمد ہی آیا ہوتا تو کیوں رسول جو دو اسم (محمد، احمد) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر طاویل لکھا جاتا اور پھر قرآن مجید میں محمد اور احمد اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہوتے کی وجہ سے ہی حضرت نبی کریمؐ کے لئے رسول کا لفظ آیا ہے اور ارسول اور یا ایسا شخصی
اور یا ایسا ارسول کر کے خدا نے حرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں اسموں کی
خاطر ہی لولا ہے ۴

لہذا جو کچھ صاحبزادہ صاحب نے سمجھ لکھا ہے۔ وہ محض ایک خالی بات ہے جس کی تائید سے اور ہام غالباً کسے اور کسی دلیل متعلق اور اقوٰ صحیحہ سے نہیں ہو سکتی۔

اعتراض سوم کی تردید

اعتراف سوم کی تردید
صاحبزادہ صاحب کی تیسیری توجیہ یہ ہے۔ کہ انحضرت کے چھا عرب کے لوگ اور صحابہ میں سے کوئی کسی
نے انحضرت کو مدد نہیں کیا یا استدال نہیں کیا لیکن صحیح نہیں۔ اول تو احادیث عجماری مسلم اذنکوۃ
و خیرہ و خطا ہر ہے کہ صحابیوں نے ہی حضرت امی کرمی کی زبانی حضور کا نام احمد سننا۔ اور حضور علیہ السلام
له حضرت صاحب اپنی کتاب تحقیق ائمۃ الفتن میں اس کا تذکرہ ہے۔ اس کا تذکرہ یہ ہے۔ سروکائنات کاظل مجھے مظہر را
اویزیر نہیں کو انحضرت کے ہم سے مشارک بنا دیا اور مجھے انحضرت کے دو ناموں (احمد، محمد) کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے
جیسا کہ آئینہ میں کہ اسکا منہ جاتی ہے فیصلی وسلم علی ہر ہذا المحنی الشیعی حکس افوارہ فی الصالحین الحنفی

وَالسَّلَامُ نَسِيْرٌ فَرِمَا يَكْرَهُ أَنَا أَحْمَدٌ لِعِنْيِ مِنْ لَيْ مُبَارِكٌ حِنْيَا شَجَرٌ أَمَمٌ بَخَارِمٌ نَسِيْرٌ فَيَصْبِحُ مِنْ لَيْكَ
جَبَرٌ كُوكَتَابٌ التَّقْسِيرَةُ صَفَرَكَ بَيَانٌ مِنْ لَيْ مُبَارِكٌ اُورُو وَسَرِيْ جَلَبَ بَابٌ مَاجَاءُ اسْمَاءُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ حَدِيثٌ أَنْ ۝ وَآيَاتٌ مُحَمَّدٌ سَلَّلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ مَنَّوْ
مَعَهُ اُورُونْ بَعْدِيْ اسْمَهُ أَحْمَدٌ كَيْ اسْطُوحٌ بَرْكَحَيْ هَرَے +

قَوْلُهُ تَعَالَى مِنْ بَعْدِيْ اسْمَهُ أَحْمَدٌ حَرَثَنَا الْوَالِيَّاْنَ اَخْبَرَنَا شَعِيبَ عَنِ النَّزَفِ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ بْنُ جُبَيْرٍ مُطْعَمَ عَنِ ابْيِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتَ سَعِيلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنْ لِي اسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ اَنَا اَحْمَدٌ وَاَنَا السَّاجِيُّ الَّذِي يَحْمُوا اللَّهَ
بِالْكَفَرِ وَاَنَا الْمَحَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى قَدْمِي وَاَنَا الْعَاقِبُ - الْجُزْءُ
السادس صَحِيحُ الْجَارِيِّ بِطَبْوَعِهِ مَصْنُوفٌ + ۱۵۱

وَسَرِيْ جَبَرٌ بَابٌ مَاجَاءُ الرَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثٍ طَحْ بَرْلَائِيْ هَرَے
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ اَمْتَوْمَعَهُ اَشْلَاءُ عَلَى الْكَفَارِ حَمَاءُ
بَيْتِهِمْ وَقَوْلُهُ مِنْ بَعْدِيْ اسْمَهُ اَنَا حَدِيثُ ابْرَاهِيمَ بْنِ الْمَنْذُرِ قَالَ حَدِيثُي مَعْنَى عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ مَنْتَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدٌ بْنِ جُبَيْرٍ مُطْعَمَ عَنِ ابْيِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ سَعِيلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْسِطَةً اسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدٌ وَاَنَا السَّاجِيُّ
الَّذِي يَحْمُوا اللَّهَ بِالْكَفَرِ وَاَنَا الْمَحَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى قَدْمِي وَاَنَا الْعَاقِبُ
الْجُزْءُ الْأَرْبَعُ مِنْ صَحِيحُ الْجَارِيِّ بِطَبْوَعِهِ مَصْنُوفٌ + ۱۸۵

سَيِّانَ اَحَادِيثَ سَيِّيْ پَایا نہیں جاتا کہ آنحضرت سَلَّمَ نے اپنا نام مُحَمَّدٌ اور اَحْمَدٌ
بتلا یا۔ اگر بُنیٰ کرم کے ان افْنَاطِ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدٌ سے بھی صاحِبِ زادہ صاحِبِ جَبَرٌ نہیں
کو صحابَیں سَوْکِبھی کسی نے احمد نہیں کہا۔ تو پھر تمیں اُن کے مقابلہ ہر کہنے کا حق سوکا۔ کچھ
صحابَیں سَوْکِبھی کسی نے محمد بھی نہیں کہا کیونکہ رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَّا تے ہیں۔ اُنَا
محمد وَاَنَا اَحْمَدٌ آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دلوں نام پتے بتلائے ہیں۔ اگر صحابَیں
عرج کو لوگوں نے محمد کہا تو احمد بھی کہا۔ اور اگر محمد نہیں کہا تو احمد بھی نہیں کہا ہو گا لیکن اس بات
کی سندَابٌ صاحِبِ زادہ صاحِبِ کسی مقامے وَکھا میں کہ آنحضرت کے چھا عرب کے لوگ اور صحابَی
میں سَوْکِبھی کسی نے اپ کو احمد نہیں کہا۔ جب کہ قرآن مجید کی آیت مبشرًا بِرَسُولٍ یا تی من بعدِي
اسْمَهُ اَحْمَدٌ رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اسم میسا کہ احمد بتلائی ہے۔ تو کیوں اُس وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چیز اور کے لوگوں اور صحابہ نے سوال
ڈالا تھا کہ آپ کا نام تو احمد نہیں آپ کس طرح سے اپنے آپ کو احمد کر رہے ہیں۔ آنحضرت کے
چیز صحابہ اور عرب کے لوگوں میں سے کبھی کسی نے آنحضرت کو احمد نہیں کہا تھا تو تمام اسلامی
دنیا میں سرور کائنات کے اسم گرامی محدث کے ساتھ حصہ صور کا نام احمد عام تام طور پر مشہود
معروف کیسے ہو گیا۔ بھر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک احمد نہ ہوتا
تو کیسے عام تام طور پر اس کا استعمال ہر مسلمان کی زبان پر ہوتا۔ دوسریوں جاتے ہو
حضرت مرا صاحب نے جو آیت اخیر منہم میں لیخو بھر کے ماتحت اپنے آپ کو
ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانا ہے تو یکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۲۰

اور اپنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونا بڑے خوب سے ظاہر فرمایا ہے وہ خود احمد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے اپنی کتابوں میں سینکڑوں
مرتبہ میں کوئی کھا کر محدث کا نام ہی کا اسم مبارک احمد تھا۔ اجھرت مرا صاحب
(المسیح المدحی) چو حضرت بنی کریم کے بھیثیت ایک صحابی ہونے کے بار بار فرماتے ہیں۔ کلام
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسم مبارک ہے تو آپ کیوں میں مانتے +

اعتراض چہارم کی تزوید

صادر اولاد صاحب کی وجہی ذوجیہ یہ ہے کہ یہ وصال تک خطوط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا نام محمد ہی لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل نام خاص
احمد ہی تھا جو خوششہ کی معرفت آپ کی والدہ سیدہ آمنہ کو بتایا گیا تھا۔ اور اسی نئے شرح
کی اشارت میں احمد نام ایک رسول حضرت بنی کریم محمد رسول اللہ تاہم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی نام رکھا گیا ہاں حضور کا اسم مبارک محمد بھی تھا جو آنحضرت کے دادا صاحب
حضور کا رکھا تھا۔ اصل میں یہ دونوں نام ایک ہی ہیں۔ اور خدا کے اشارہ کے ماتحت ہی کئے
گئے تھے۔ اب لوگوں میں زیادہ تر مشہور نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا تھا وہ محمد ہی تھا
اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو نام مشہور ہو جائے خواہ وہ صلی نام کچھ ہی ہو گر مشہور نام ہی
اصل نام کی بجائے بولا جاتا ہے۔ اور بعض وقت صلی نام کی بجائے مشہور نام ہی رہ جاتا ہے
اور اصل نام کا پتہ تک نہیں رہتا مثلاً دیکھو ایوہ برہ رضی اللہ عنہ جو بڑے مشہور صحابی ہیں
یہ اسی نام سے ہی مشہور ہیں۔ اب مسلمانوں سے پوچھ کر دیکھو لو کتنے آدمی ہیں جو آپ کا اصل

نام چانتے ہیں ایسی ہی سنکڑا دوں ملٹی ہیں مگر حضرت نبی کریمؐ کے دو تو اساد مبارک عام تمام طور پر جان میں شور ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت سیح ہو ہونے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت کی تکیٰ اور مدینی زندگی الہ الہ دو ہوں ٹوں کی مظہر تھی۔ اور چونکہ تکیٰ زندگی پر فروتنی غالب تھی۔ اور مدینی زندگی جلال اور آنی شرکت کو ظاہر کرتی تھی۔ اسلئے خدا کی مصالحت اور حکمت نے چاہا کہ جلال اور شرکت والا نام ہی لا الہ الا اللہ کے ساتھ محسوس رسول اللہ کا رکھا جائے اور یہی احمد مبارک خدا کی عظمت اور جلال کے ظاہر کرنے کے لئے حضرت نبی کریمؐ نے اپنے خطوط میں لکھا۔ گراس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور مسیح کا نام
کا احمد مبارک احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب کتب حدیث وغیرہ سے ثابت کیا گیا
کہ سید ولاد احمد حضرت خاتم النبیین کا احمد مبارک محمد ہی تھا (صلوٰۃ اللہ وسلامہ
لی یوم القیامت) اور احمد نہیں تھا +

اعتراض: سچم کی تردید

پانچوں توجیہ صاحبزادہ صاحب نے یہ بیان کی ہے۔ کہ آپنے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) کبھی کسی کو بہایت کی کہ تو مجھے احمد کہو ہم کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا اسم مبارک اتنا محسن دانا احمد فرما کر صاحب کو جتا چکے جن کا ذکر تمام صحیح احادیث میں پایا جاتا ہے۔ تو پھر کس طبق کوئی کہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو بہایت علیٰ کہ تو مجھے احمد کا ہو انا محسن انا احمد دو ہوں نام کہنے کے لئے قوائے تھے یا صرف محسن تو کہنے کیلئے اور احمد نہ کہنے کیلئے۔ اگر کوئی صاحب نے یا احمد کر کے نہیں پکارا تو ہم کہتے ہیں کہ صاحب نے یا محسن کر کے بھی تو کبھی نہیں پکارا لیکن کام لیکر پکارنا اللہ نے معنی خرماد یا جیسا کہ لا تجعلوا دعاء الرسول بیتکرم کر دعا و بعضکم بعضًا حالاً لک تمام امتنیں اپنے نبیوں اور رُسُولوں کو اُن کے ناموں سے مخاطب کر لیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اُن کا یہ قول ہے۔
”مَنْ سَمِعَ مِنْهُ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا جَاءَكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكُمْ فَلَا تَمْنَعُوهُ إِنَّهُمْ مُّنْذَرُونَ“
سے اُنہا اُنہا نے کی طاقت درکھستا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو منع خرماد یا۔ کر دہ آنحضرت کا نام لیکر آنحضرت کو مخاطب کریں۔ جیسا کہ فرمایا کہ رسول اللہ کو تم اس طبع
میں پکارو جیسے کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو یہی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ کھلا دیا کہ
کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اللہ اور رسول اللہ کے نام سے پکارا کریں +
اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب جو احمد حضرت خرماد صاحب کا نام

رکھتے ہیں۔ وہ کتن وجہ سے رکھتے ہیں +

اُن توجیہوں کے بیان یہ ہے جن ہی صاحبزادہ صاحبینے مصلی اللہ علیہ وسلم کے اہم بارے کا ذکر کیا ہے ہم بیان کرچکے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی اسی بت پیجود نہ مکتو باً عندہ درستی القرآن و کتابتخیل سے ثابت ہے کہ خضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تو ریت و تجھیل میں لکھی ہوئی موجود ہے اور سچ نے جواہم کی بشارت دی جس کو قرآن مجید نے نقل فرمایا اسکے احمد سے آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا یہ کہ صاحبزادہ صاحبینے راتے ہیں کہ احمد وہ ہے کہ جس نے کہا کہ کوئی احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کشندوں کو کہا کہ تم احمدی کھلاوڑ صرف احمد کرنے سے یا احمدی کرلانے سے اُس پیشگوئی کا مصدقہ کوئی کیسے بنتا ہے۔ کیا کسی بی بی نے اپنے صرف اکیلے نام کے بغیر لفظ رسول کے بیعت لی یا کسی رسول اور بی بی نے اپنی است کا نام اپنے مروکھا۔ ہاں اماموں نے ایسا کیا پھر ایک امام کو امام کی حیثیت سے بڑھا کر بی بی اور رسول بنلاتے ہو اور کیوں سچ موعود کرنے دعوے اور نئے نام کے ساتھ منواتے ہو جحضرت نے آپ نہیں منوا یا +

دوسری وجہ بڑی بھی حظری یہ بیان کر جاتی ہے کہ اگر کوئی کے کران کا نام تو غلام احمد سخا تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے باب کا نام غلام مر نظرے چکا کا نام غلام مجی الدین بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ اور یلفظ سب کے ناموں میں مشترک ہے اُن +
مگر یہ وجہ بھی صحیح نہیں۔ اول تو غلام کا لفظ حضرت صاحب کا خاندانی لفظ انہیں اور دوسری تین چار ناموں میں غلام کا لفظ آجائے کی وجہ سے یلفظ خاندانی کھاٹا سمجھائے تھے اور دادا کے وادا اپر وادا اور بھرا دادا کے پر وادا پھر اس کے خاندانی لفظ توجب ہو جب دادا اپر وادا اور بھرا دادا کے پر وادا پھر اس کے پر وادا کے دادا تک چلتا ہو۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ کہنا بالکل صحیح نہیں کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے۔ جب سارے خاندان میں سوئے حضرت صاحب کے والد اور بھائی اور جوچا کے اور کسی کے نام کے ساتھ غلام کا لفظ نہیں آیا تو غلام کا لفظ خاندانی لفظ کیسے بن گیا۔ اگر غلام کا لفظ حسنہ موجود صاحبزادہ ایک ایسا لفظ ہے جو خاندانی ہے تو اصل نام وہ ہو احمد غلام نو علیحدہ

گر کے ہے۔ اور یہی صاحبزادہ صاحب کا اصل طلب ہے کہ غلام کا لفظ علیحدہ کر کے آپ حضرت صاحب کا اصل نام احمد ثابت کرتا چاہتے ہیں تو پھر حضرت محدث کے بھائی کا نام جو غلام قادر ہے۔ امن صاحب سے ان کا اصل نام پھر قادر ہے تو نام چاہتے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کے والد بزرگ و توطیب ہی بزرگ اور نیک اور موہر ہے جن کا بیٹا مسیح موجود ہوا۔ کوئی عامی آدمی بھی اپنے کسی بیٹے کا نام خادم نہیں رکھ سکتا رپھر کس طرح امید کیجا سکتی ہے۔ کہ حضرت صاحب کے والد محدث پسند ایک بیٹے کا نام تو احمد رکھا۔ مگر درست ہے کہ نام قادر رکھ دیا اور نہ ہی یہ غلام کا لفظ حضرت صاحب کے دادا مرجم کے نام کے آئے فائدان ہیں لطور حمزہ نام چلتا ہے۔ یہ بات صاحبزادہ صاحب نے بغیر سچے کہ دیجی ہے کہ اصل نام دہی ہے جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے” ۶

حالانکہ حضرت افسسیج موعود مزرا غلام احمد مرجم و مخفور نے خوفزدہ بیسے کریا اسلامی نام غلام احمد ہی ہے جیسا کہ آپنے فرمایا کہ ہم قواسم کے مردوں ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد رکھ میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ ایسیں کیا راز ہے۔ وکیسا خبار الحکم ۳۔ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء میں اخبار لفضل اپنی ۲۰۰۷ء میں اسلامی اشاعت میں غیرنامہ بعلام علیہم کی آیت الحکم کر غلام احمد کے یعنی کرتا ہے۔ گدھی گھر لئے کادہ فرزند جو آخر طبقے میں احمد کے نام سے پیدا ہوئیا لاسنے۔ مگر اس سوال یہ ہے کہ آیا غلام احمد کے یہ یعنی کرنے صبح ہیں یاد نیا جہان کی کی ایک عالم اور خلائق اور خداونس آدمی بھی اسی بیت کو لکھا ہے۔ حقیقت کرتا ہے تو اسکی کوئی سند دکھاؤں۔ کیا یہ حقیقت غلام احمد کے خود حضرت زبان غلام احمد مسیح اللہی نے بھی کہیں ہیں؟ پھر کیا حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے یہ حقیقت کیسی قسم ایسی ہے؟ یا یہ حقیقت غلام احمد کے صفات آپکے ہی خود ساختیں۔ کیا غلام احمد عزیز نام پر ساختا ہے؟ یا کسی بیتلنگ تک دینا نام کیجا کہا ہے پھر والیاں اور یا غلام قادر کے بھی یہی بھی کوئی قیامتی اور عالم مصطفیٰ جو حضرت امام کے باب پیچا اور بھائی نے نام یہی حقیقت تلاویگے؟ یا صرف حضرت امام کے یہی نام غلام احمد کے یہ حقیقت کے جھوپی مشخت اور بناوی غلبت استہنا بھروس کو ضلالت کے گڑھے میں گراوے گے؟

آہ۔ کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ الیسی بوڈی اور کچھ تو جیوں کو شائع کیا جا رہا ہے جن کو مکاشاہ جزو ہے بھی بیان کیا تھا کہ اسی حقیقت الایسی نام غلام احمد ہے وہ کیجو اولاد پر ہم فروغ فرمادہ تھا میں تو

کسی ہی علم کے سامنے فرکرنے شے بھی شرم آتی ہے۔ بچہ اس پر تھب بیک کے خدام قادر کا اصل نام قا
بلانے سکیلے اسی ۲۰۰ مئی کے خبار الفضل میں یہ توجیہہ کی گئی ہے۔ کہ خدا کا نام تو القادر
ہے۔ اور انسان پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ میں قادر ہوں گے

یہ بات کروں +

ناظرین کر معمور فراویں کے بھی سو لوگ کہاں سے گماں پہنچ گئے ہیں۔ اور پیر کی بات
کی پیچ کے لئے ان کو کیا کیا حیلے ترا شنے طرے ہیں +

شاپر اخبار الفضل میں قسم کے لفکے افاظ کے سخا ہو گا اُن میں قا در ہوں کہ یہ بات کروں۔ مگر
خدا تعالیٰ طباہ کے سوا عاجز انسان کبھی یہ افاظ منہ سے نہیں کمال سخت دیکھو خدا تعالیٰ قرآن مجید
میں ہے کہ قل ان اللہ قادر علی ان یعنی آیت دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اول حصہ بیرون ملا

ان اللہ خالق السموات و جہاں رحم قادر علی ان یخلق مثلمہ۔ ان
دو فوائیں یہ خدا اپنا نام قادر بتلاتا ہے۔ اب اگر انسان پر اس لفظ قادر کا اطلاق ہو گئتا
تو خدا تعالیٰ قرآن مجید میں یہ فرماتا ہے کہ اس کی نسبت عصیر شرباً جو زمینہ را پی کا بیا
کے قدر پر ایسا گمان کرنا کہ میں قادر ہوں کہ یہ بات کروں۔ حتیٰ اذ اخذت الارض
تر خر فھا ول نہیت وطن اهلها آهتم قادر ون علیہما آ شھا امرونا بیلا

او هماں نجعناها حصیداً کان لر قعن بلا ماس (سرہ یوس ۱۵) ایت از قرآن مجید
کہ جب میں پی خود بتو قی اور اپنی قیمت پر آئی اور آ راستہ ہو گئی اور زمینہ را سمجھے کہ ہم اس پر قادر ہوئے
تو اس پر اس کو بیاد رکھ جائی۔ پھر ہم نے استکشاف ہوا ذھیر کر دیا۔ خدا کی شان

کا اخبار الفضل تو بحثتا ہے۔ کہ خدا کا نام تو القادر ہے۔ گویا دوسرے لفظوں نیں اسیات کا نکا
نخوا۔ کہ خدا کا نام قادر ہے۔ مگر قرآن مجید میں خدا کا نام القادر تو ایک ہی جگہ آیا ہے۔ اور قادر
نو دس جگہ آیا ہے۔ لیکن اگر اخبار الفضل قادر ویا پریورسٹس کے مسئلک پر بھی کہے کہ مارا

از حدیث و قرآن چکڑا قول امام شافعی سعی بر توبہ لفظیہ تھا۔ قول امام بھی وہ میت کرتے ہیں
جو حضرت امام کو الہاما فرمایا گیا ہے۔ ناظرین خدا ہمارا ان فرماتے ہیں کہ حضرت امام مسعود ری کی آنے
حقیقت الوجی کا طالث پیچ ہی بلا حظر فراویں۔ کہ اسکے سرے پر حضرت اقدس سر صحیح موعود

مریزا ناعلام احمد رحوم نے اپنا ایک المای شرکھا ہے جو یہ ہے +
 قادر کے کار و بار نمودار ہو گئے۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اب فما یہ کہ حضرت امام کے اس الہامی شرح میں اکا نام تواریخے یا القادر پھر لکھنے افسوس کی بائیت ہے کہ حض باطل توجہہ در غلط استدلال کی فتح کے لئے اخبار میں یہ شائع کیا گیا کہ ضرا کا نام تواریخے ہے انسان پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسے کہ کتنے ہیں کوئی میں قادر ہم کردیں اس کے لئے اخبار میں یہ شائع کیا گیا کہ ضرا کا نام تواریخے کروں ۔ ” حالانکہ یہ کوئی مشین میں یہ شائع کیا گیا کہ ضرا کی ذات پاک یہی مخصوص ہے پہنچنے کے لئے ان کی مجال نہیں کہ ایسے الفاظ اکریں تواریخ ہوں کہ یہ بات کروں ۔ ” عبد ہونتے کی حیثیت میں محل کے + صفحہ ۴۶

اب یعنی بھر اپنے صلی طلب کی طرف جمع کرتے ہیں ۔ کہ بعض نام بھر غلطی سے زال او بام کی علاوہ سے جو شے بھری جاتی ہے بھجتے ہیں ۔ کہ حضرت اقدس سریح مولود مزد علام احمد روم وغیرہ نے اس آیت یا تو من بعدی اس سے ہے احمد کا مصدق اپنے آپ کو بھاہے حالانکہ عنایات سے بیان ہرگز نہیں بلکہ سنتی اور وہ عبارت یہ ہے ۔

” اور اس آئیہ کے نام جو احمد کہا گیا ہے وہ بھر اسکے شیل ہونے کی طرف شارہ ہے کنکہ محمد حبیلی نام ہے اور احمد حبیل اور احمد اور بھیسا اپنے جملی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں کی ایک طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے ۔ وہ مبشر ابریسول یا تو من بعدی اسمہ احمد بیکھرہ کے تبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع طبائی جمال ہیں لیکن خری زایریں طبقت پیشگوئی مخدود احمد جو اپنے اندھری حقیقت میں دھکا ہے بھیجا گیا ۔ ”

اس عبارت کے صرح طور پر حضرت مسلم کا ہی تحقیقی طور مصدق آئیہ و مبشر ابریسول یا تو من بعدی اسمہ احمد ہونا کلارے کرخو حضرت امام کا تحقیقی مصدق ہونا قطع نظر دیکھو

نام الفاظ کے عبارت

” مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہیں بلکہ محمد بھی ہیں ” دلالت کرہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسکے تحقیقی مصدق ہیں نہ اور کوئی ۔ ”

اب یہم اپنے اس بیان ای تائید میں خود حضرت امام کی عبارت ہی زال او بام کی این عبارت کی تشریح میں پیش کر دیتے ہیں ۔ تاکہ طبع کی جھٹت باقی نہ رہے ۔ وہ وہذا

لئے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیل ہر سبی بھی بھتھے اور مشیل ہر سبی بھی دیکھو اربعین بک صفحہ ۱۷
لئے پھر اخیل طبیعت کی بیانات کی بھتھی بار باریا احمد کے خطاب کے خطاب دیکھو اخیل طبیعت پہلی ایجاد
ام الاصفی حضرت مقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قزادیا ذیکھوا زال صفوی ۲۵۷

این مبشر ارسی میان مبعدهی سہمہ حمدی کی طاقت شارہ کر رہے، اور اس آئیکے بھی بھی ہیں کہ محمدی صاحب حج کا نام آیا، مجازی طور پر صدھرے مجھت بھگا کا نام قشت بنی کوئی جو حقیقی طور پر اسلام کا مصدقہ ہے اور مجذوبی احمد کے پڑا یہ میں کربابی جمالی خاتم شیخگاہی دہ بات کے جو اس پہلے میں نے اپنی تائید اور ہام میں بھی اب فرمائی کے کامہ احمد کا حقیقی مصدقہ حضرت قدس سرخ موعود نے اپنے آپ کو ظہیر ایسا ہے یا آخر حضرت ای اللہ علیہ وسلم کو پھر دیکھئے کیا اپنے بیٹھا یا ہے یا انہیں کہ مجازی طور پر امام حمدہ اور حقیقی طور پر آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ری تام احمد ہے پھر اسی ازالہ اہام صفحہ ۵۵ میں حشرت امام نے غرمیا ہے تو پھر خوشیل تحریر نے کی میا تک فہمت پچھی کہ بار بار یا احمد کے خطاب پر کے نظری امیر پیغمبر سید الانبیاء و امام الاصفیا حضرت قدس سرخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قردادیا۔“حضرت امام کی ان تحریروں کے سوتے ہوئے بھی اگر ہم آئیہ مشتبہ رسولی میان من بحدی اسمہ احمد کا مصدقہ حضرت بنی کریم کو نہ بھیں اور حضرت امام کو ہی بھیں تو دیکھو ہمیں پھر کس قدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے +

یعنی مشکل تو یہی ہے کہ اگر آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی احمد نہ تھا تو خدا نے پھر کیوں کی خضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا اور کیوں آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا بُنِی بَحْرَدِي

دوسری مشکل یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرمیان لائف اور آپ کی مدد کرنے کیلئے تمام نبیوں کے ہمدردیا گیا تو آپ کا اصلی نام توصاف الفاظ نعم کسی نبی نے نہ تباہا۔ مگر ایک امتی فردی صح مسعود کا اصلی نام صاف الفاظ میں بتلا یا گیا ہے جس کا سوائے آخر حضرت کے کسی تی کی نے پیش فرمیا ہے اس بات کے سمجھنے سے باعکل فاصلہ ہی کروہ عظیم الشان بھی جس کی نسبت لوگ اس اخلاقت لا فلاک کہا جاتا ہے۔ اور جو خاتم الانبیاء ہے۔ اور جس کی اطاعت اور علامی سے ایک لئتی کو یہ درج ملے۔ کوہی سرخ مسعود اور امام شووا ہو۔ اس کے نام کی بابت تو کوئی کھلی پیشگوئی نہ ہے۔ نہ ہی اسکی اصلی نام صوفی ہی بتلاستے نہ ہی عیسیٰ ای۔ مگر اس کے غلام موتیں ایک غلام کا نام جو حقیقی محنوں میں بھی ہوئر رسول اس کا اصلی نام کھلا لھلا اور صفات طور پر پیشگوئی میں بتلا یا جائے +

سیبیں تقاضوں اہ از بُنِی ایست بجا

تسیں میں تخلی بیکر پیشگوئی میں بکار احمد کا حقیقی اور اصلی او مستقل رسول اللہ مونا بخیر طے مسح حضرت مرا صاحب جو حقیقی محنوں میں بھی اللہ اور جو حقیقی محنوں میں سل التغیریں اور کوئے

مصدق کیسے بن سکتے ہیں +

چونکی مشکل یہ ہے کہ حضرت امام کا صلحی نام جواب اپنے رکھا وہ حمل نہیں بلکہ علام احمد بن حنبل سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ ہرگز ہرگز صلحی اور حقیقی رنگ میں نبی اور رسول ہوئے ہیں سمجھتے۔ اور یہی جس ہے کہ آپ کے الہامات میں احمد رسول اللہ کر کے آپ کو تمیں خطاب میں کیا گیا۔ پاچوں مشکل یہ ہے۔ کہ اگر تم بھائے ائمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صاحب کو ہی اسکیت کا بالا حقیقی مصدق بھینگ کے تو قرآن حديث آپ کی تعلیم کے یہ خلاف ہو گا۔ اور آنحضرت کی فخر خصیت طوڑ جائیگی اور حضور کے ارشاد لاٹجی بعدی اکی تکذیب لازم آئیگی +

چھٹی مشکل یہ ہے۔ کہ حضرت مرا اصحاب کے الہامات میں بھی یہ آیت نہیں آئی۔ صیکی کہ قرآن مجید میں آئی ہے۔ یحود نَّهُ مَكْتُوبًا عَنْ هُنَّمِ فِي التُّورَاٰتِ وَلَا يَجِدُ لِيَعْنَى نَخْفَتَهُ کا اسم مبارک تو ریت و تجیل میں لکھا ہے +

ایسا طبع حضرت مرا اصحاب کو کوئی الامام احمد بنی اللہ کر کے بھی نہیں ہوا۔ اب اگر آنحضرت کا ام مبارک حمد نہ مانا جائیگا تو پادریوں کی طبع اسات کا انکار ہو گا کہ آنحضرت کی نسبت احمد نام کی بینیگوئی انجیل میں ہیں۔ اس سے قرآن کی تکذیب لازم آئیگی۔ یہیں چند مشکلات جن کی وجہ سے کوئی بھی اس قسم کا بے دلیل سند لال کہ احمد وہ ہے جن نے کما کہوں احمد کے ہاتھ پر بھیت کرتا ہوں کا رکن نہیں ہو سکتا +

اب ہم ذیل میں چند نہایت ثقہ اور بخاری شہادتیں اسیات کی پیش کرتے ہیں خود بزرگان بھی اسکیت شریقہ کو حضرت امام کے حق میں میں صحیح ہے +

پہلی شہادت

احضرت خلیفۃ الرسولؐ کا ذرہ بھی من بھیجئے اور آپ کے ہاتھ کی تحریکیں بھیجئے کیا آئیں اسکیستہ رفیع میں اسم احمد کا مصدق کس کو قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی کتابت میں اسی خطا کی حیلہ دوم کے صفحہ ۸۲ آیت اذقال عیسیٰ بن منیح یا بنی سارائیل انی رسول اللہ البکر مصدق امابین پیدا من التوراة و صفتہ برسول یا تی من عربی احمدؐ احمدؐ کے بینی او تفسیر فرمائی ہے +

معنی۔ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے نبی سارائیل میں جا آیا ہوں اللہ کا تمہاری

طرف سچا کتا اسکو جو جھو سے آگ ہے قرآن اور شخبری سننا ایک سو ل کی جو آدیا جھو سے تپھے
ایں کنام ہے احمد +

قصصیہ اس بشارت کو یوحنانے اپنی اجنبی میں کھا ہے بکھو یوحنانہ ۱۵:۱۷ میں کلموں پر
عمل کرو۔ میں اپنے بائپے درخواست کرو تھا۔ اور وہ تمہیں دوسرائلی دینے والا بخشی کا کام ہے
تمہارے ساتھ رہے +

قرآن نے کہا ہے سیح نے حمد کی بشارتی اور بشارت نبی عیسیٰ یوسی کے منشے
پڑھنا میں اور کسی کو انکار کرنے کا موقوذ ملا۔ زمانہ دراز کے بعد حضرت مرانی حاویات کے بخوبی
چھیلی پادریوں نے کہ دیا یہ بشارت اجنبی میں ہیں یعنی ترمذ میں اجنبی کے باب اور درس
نہ تھے تو الائچہ نے اہل سلام فرشان دیتے۔ فارقطیط اور پکیطیاں یا پرکلیطیوس پر طبی
و بخشیدنی ہیں۔ میمٹا ہوں یوحنانہ ۱۷:۱۵ میں ہے دوسرائلی دینے والا اور عرب کی
کتب بخت میں حمد کے مادے میں دیکھ جاؤ۔ العود احمد و دسرے آنیوں کو حمد کہتے
ہیں۔ اور یہ بات بطور مثال عرب میں مشہور و معروف تھی۔ یہ بشارت قرآنیہ یوحنانہ ۱۵:۱۵ کے
با تکلیف مطابق ہے اس بشارت پر خور کرد صاف صاف نبی عیسیٰ کے
خوبی ہے +

اب یعنی علی الاعلان دعوے سے کہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی کوئی دستی تحریر اس تحریر
تحفظی الخطا کے خلاف کوئی نہیں دکھلا سکتا +

لہ یہاں پر یہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک دستی خط نقل کر دیتے ہیں جو شیخ الہمیرین کے
خط کے جواب میں اپنے لکھا تھا۔ اور اس خط کے چھپائی وجہی ہے کہ اسی خط کے زویں نہ
حضرت امام کراہی حبیب انشد کر کے لکھا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی خلاف کو غلط القین ہے
اور وہ خط یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحيم - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
بِحَمْدِكَ حضرت خلیفۃ المسیح والحمدی جناب حضرت نور الدین صاحب مسلم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم و حمد اللہ در رکاتت آپ پر یقینتی ہیں کہ با درجہ اختلافات کھنخ کے کسی بھی پرستی میں
کہ دہتا ہوں دستست عرض ہے کہ محض اسلیع کا کچھ اپنا بزرگ مجھتا ہوں سچوں کی طرح آپ کا علام ہوں آپ کے
غیرہ بزرگ سے جوان ہوں لہ نہیں جتنا کہ آپ مقابل کروں اور آپ علیحدہ رہ کر یہ عورت اور مواد

اس بشارت سے سمجھنا بھی یہ تجویز کی غلطی ہے کہ بشارت مسلمانوں کی حضرت علیہ السلام کے دوبارہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر اسلام کی بشارت علیہ السلام کے دوبارہ آئنے سے متعلق ہو تو تو خداوند قرآن مجید میں علیہ السلام کے دوبارہ آئنے کا کیفیت فرمانتا تھا لانکہ قرآن مجید یعنی علیہ السلام کے دوبارہ آئنے کی مطلقاً خبر نہیں۔ دوسرے کی وجہ کے حمد کے مادے سے حضرت علیہ السلام کے دوبارہ آئنے پر کسی طرح پاشا نہیں ہوتا کیونکہ علیہ السلام کا نام حمد کے مادے سے مشتمل نہیں ہے بلکہ خاص پیشگوئی بنی عرب کے نام مخصوص ہے و وجہ کی وجہ اخضرة کا نام نامی ہے اسی مادے حمد سے مشتمل ہوا ہے اسیلئے بشارت میں والی علیہ السلام کی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسکی بشارت ہر جس کی نسبت حضرت علیہ السلام نے بشارت میں تھی کہ یا تو من بعدی امساہ احمد اور وہ مخصوص اللہ تعالیٰ سلام ہیں +

دوسری شہادت

حضرت فضال مردی مولانا مولوی محمد الحسن صاحب کی بھی سن لمحے آپ سچا تجدیلوں میں اکفار المسلمين کے صفحیہ دین مخالف کے سوال کو فراود اپنے جواب کو قول کے طرز میں لکھتے ہیں قوله۔ اس سے بھی اور طبعہ کرنے سے ازال صفحیہ میں آپنے رسول مبشر بن جعفر حضرت علیہ السلام کا دعویٰ ہے اور صاف تکھیر یا ہے کہ قرآن کی آیت و مبشر برسول یا تو من بعدی اسمہ احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ کی +

وجادوں حضرت سیح موعود کی زندگی میں سیکھ درود آپنے درس کے بعد مولوی ابو حسن سے کہا تھا کہ علیہ السلام کی
باب میانستہ ہوئے بھی پڑا صاحب کے غریب ہیں۔ اور مولوی ابو حسن کو آپنے تلقین کی تھی کہ وہ بھی اختلافات رکھنے سے بھی حضرت صاحب کی بیعت میں مکتنا ہے پھر آپ کی وہ تحریر ابھی تک میں پاپیں ہے جو حضرت صاحب
آپنے پاک تھے لیکھا ہے کہ مولوی صاحب ہے اور آپنے نماز ظہر سے پہلے میرے در حضرت صاحب
و مسیت خوش کی تھی کہ حضور اگر کوئی سمجھو سوتی تو آپ کی سرمی کی کسیوں خیار کرتے یعنی وکل پچشم سے

لہ اس تحریر کی نقل مطابق صلی ہے۔ پہلے صوفی تصویر حسین کا خطاب ہے۔ اب چھڑ خلیفہ ایس کی تحریر
اور پھر اس رضوی صاحب نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے صوفی صاحب کا خطاب یہ ہے:-
بسم اللہ الرحمن الرحيم حضرت لا امقدتا اسلام اللہ تعالیٰ اسلام علیکم و حمد اللہ و رکات ایک مسئلہ دیا گئی ہے
بلہ ہماری تحریر بادیں آپکے نزدیک کافی جز اعلیٰ خالکی کی بحیم فضلی عالم آفرت میں افضل ہو سکتی ہے یا نہیں تھا
خسار قصور سین جنی وحدت

اس قدر حضرت خلیفہ ایس کی تحریر کر دیا ہے۔ یوں یہ مسئلہ میں نے قرآن صدیث میں پایا ہاں جسے بزرگوں کے

اول یعنی اللہ علی الکاذبین قطع نظر دیگر مقامات کے کیا اس گلگل عبارت میں وہیں ہے مگر مدارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی تھیں میں کوئی محمد بھی ہیں یعنی جامع جمالِ جلال ہر اس سے صاف ظاہر ہے کہ متکلم کی مراد یہ ہے کہ اس دشیارت کے مصادق اولیٰ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ سکونتکہ اس کلام سے متکلم کے نزدیک اپنے جامع جمال یعنی محمدیت کے بھی ہیں۔ اور جامع صفات جمالِ العتی احترم کے بھی ہیں پس معرض نے جو افترا کیا ہے وہ کیونکہ پیش جاسکتا ہے۔ حالانکہ توضیح المرام میں لکھا ہے سودا اسخی ہر کو کہا کیا اعلیٰ مقام اور برتر فرستہ ہے۔ جو اسی ذات کا اعلیٰ صفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چھاٹیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ نشان احمد را کہ دانہ جز خداوند کرم۔ آپ سنناں از خود جراشد کو میاں افتاد میں

مسئلہ پر چھتے ہیں۔ پھر حضور سے پھر حجۃ و نکھنے ہیں کہ اخلاق احادیث موجود ہیں تو پھر طوکر کھاتے ہیں اس پر
حضرت صاحب مسکراڑے تکھے اور فرمایا تھا کہ مولوی صاحب کب کی بانشیں محو ہیں اور ما وجد کیا آئیں
میرے سامنے حضرت صاحب ذہستہ اپنی علمی کا اقرار کیا پھر اپنے محمد کو کہا کہ اس بارہ میں اپنے ہی عظیمہ
ہے جو آئیں مجھے سخر کر دیا تھا اس لوم نہیں کہ کیا تحریر کر دیا تھا۔

کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آپ کا بھائی ہمیں اس طبق افضل اور دنالیٰ کے مقابلہ میں کوئی دم مارنا ایک ہھوٹ کا ارتکاب کرنا ہے میں تو آپ کا بچہ ہوں۔ اور اس طبق ہے ہیں۔ کہ قرآن کریم نبھیں پڑھ سکتے ہوں۔ اور یہ کیسے سکون جبکہ ہمیں نہ پڑھایا تھیں میرا مطلب ہے۔ کہ آپ بھائیں مجبور کیا جاتا ہے۔ خدا نے جسم تدرادیں بناؤ ٹوپیں ق رکھا ہے۔ نوچر بھائی اتفاق میں ہو سکوں جبکہ بھٹک پڑنا علم تھیں۔ خدا نے جسم تدرادیں بناؤ ٹوپیں ق رکھا ہے۔ نوچر بھائی اتفاق میں ہیں میرے لئے بہت عالیں آپ کی سبب یہ شکر کو ٹرپڑھ جاتے ہیں۔ اگر آپ جب میں تو آپ کا بھجہ راحسان میں کام ایحصار کیں۔ رسالت پر قرآن آیا ہے استدال کرنا تب یہی درست ہو سکتا ہے جبکہ ان کو منظر

تو احوال میں پایا ہے کہ بعض مکانات بھی بہشت جاہینگر کے لئے لمحتے اکبی حصہ بیٹھا گیا۔ بلکہ بہت آئینی اور حیرتیں کو عالم آخرت میں بھرم عنصری بہت چیزوں میں جائیں گے + تو طائفوں کے، کروہ آئینیں اور حیرتیں صرف تصور جوں کی جلدی سے حضرت صاحب کجھ تھیں یہ قوپش کرنے سے تحریریں نہ اسکیں درجنی صاحب تھے صرف اختلاف راستے دلکھتے کی خاطر ایسا کیا معلوم ہوتا ہے +

اسیں از ج مروعوئے پر تحریر فرمایا: «اسلام علیک و حسن اللہ و حقيقة اپنی اسی رکھے۔ جو کچھ ضرور اتنا جانی اسے مجھے آئے شرفی کا علم وہ اپنے بھائی کے عالم میں سب اپنے علیحدہ، ماسک اتین مامکن افغان نماشم کریں فتنہ اسلامی صادق کو غیر ایتکھلا دوں۔» میرزا علیم احمد

وَلَعْنَهُ مُجْبُرٌ يَقِيْعٌ مِنْ مَزَارٍ رُوَسِيْ بِهِ پاک
ذَاتِ حَقَانِيِّ صِفَاتِ شَفَاعَةٍ مُظْهَرَةٍ زَادَتْ قِتْيَمِ
إِلَى إِقَالَةِ سَدِ وَرَهْ عَشْتَنِ مُحَمَّدِيْ شَرْجَانِمِ وَرَدِ
إِنْتَسَتَا إِيمِ عَايِدِ دَلِمِ عَرَمِ صَمِيْسِ
آَكَرِ رَهَاطِلِيِّ اَوْ طَفِيلِيِّ طَهُورِ پَاسِ نَبَغَارَتِ كَامِصَرَاقِ هُونَاتِسِيِّ اِمْتَيِّ مُجَدِّدِ مَحَدَثِ كَرَےِ دَسْطَطِ
سُوْبَجِمِ الْمَعْرِمِ مِنْ اَحَبِّ كَيْ اِسْمِ كَيْ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ
اِمْوَيِّ لَحْتَتِهِ هِنْ - اِبِيِّنِ كَتَنَاهُوكِ حَضَرِ مَرَاصَاحَتِيِّ صَرَفِ مَحَدَثِ سُونَتِهِ كَأَعْوَيِّ كَيْ هِيْ
دَسِ كَمَعَنِ اَخَادِيِّيِّ اَوْ تَسِرِحِ اَخَادِيِّيِّ لَكَحَتِهِ بَيْنِ حَقِيقَتِيِّ مَنَافِيِّ تَاتِ الْمُسْتَبِدِينِ

کَارِسِ الْمَدَنِ اَجَادَهِ بِهِ صَلَحِ كَرَےِ رسَالِ اللَّهِ اَكَرِنِ بَيْنِ حِجَّ هِيْ (حَالَكِمِ حَضَرِتِ مَرَاصَاحَتِيِّ الْوَحِيِّ كَيْ
رسَالِهِ مَقْنَتِيِّ صَفَحِهِ اَپْرَزِيَاهِيْ - هَاجِنِيِّ مِنْ الدَّبَوَةِ مَعَايِنِيِّ فِي اَصِيفِهِ اَبَدِرِلِيِّ بَيْعِيِّ بَهَارِسِ مَلَدِ
بَرَسِتِهِ بَرَنَتِهِ بَيْنِ حَجَفِهِ اَلِيِّ مِنْ اَلِيِّ بَيْنِهِ - مَنِيِّنِ لَفِ) آَيِّتِ - لَوْقَولِيِّ بَيْنِ اَعْجَوِتِهِ بَرَسِ اَصَاحَبِيِّ
وَعَوِيِّ بَرَالِتِهِ بَيْمِ بَهَنَتِهِ بَيْنِ بَرَكِبِهِ وَعَوِيِّهِ اَنِ كَاَلِیِّسِ بَهِ جِيِسِهِ سَوِلِ کَرِيمِ مَحَدَثِ خَانِمِ النَّبِيِّنِ کَعَوِيِّهِ تَخَا
وَلِيَاِسِ بَهَوَهِ دَلِلِ عَيْنِهِ بَيْهِ بَرَادِنِ اَلِلِكَشَتِ اَوْ اَلِلِيَاهِيِّ بَرَبِّيِّ بَهَرِيِّ عَمِرِنِ بَلَگَتِهِ - تَسِيَادِهِ دَسَالِهِ بَهِ
ہَرَگِنَبِیِّ سَچِیِّ خَابِنِ بَهِیِّ اَوْ بَیَاهِتِهِ اَوْ رَدَدِکِیِّ طَرَبِتِهِ بَامْوَوِکِهِ دَعَوَيِّهِ اَكَرَادِ اَوْ بَیَاتِهِ - هِنْ تَوْ مَرَاصَاحَتِ
کَوْبِچِ حَسَولِ اَلَّهِ مَانَنَا بَوِیِّ (اَلِلِحَضَرِتِ مَرَاصَاحَتِيِّ فَرَاتِهِ هِنْ هِنْ مِنْ نِسْتَمِ رسَولِ نَيَادِرِهِ اَمْ تَبَّاَ
هَانِ لَهُمْ اَسْتَمِ دَرَضَادِهِ دَمَنَدِرِمِ بَهَ اَلَّرِ لَوْقَولِيِّ کَیِ آَيِّتِ بَیِّنِ کَرَسِتِهِ اَعْجَوِتِهِ اَعْجَوِتِهِ بَهَ دَادِوَ
رسَالِتِ صَحِحِ بَوْسَكَتِهِ تَخَا - جِسِیَا کَرِسَولِ اللَّهِ نَهِيِّ دَعَوَيِّهِ کَیِا تَخَا تَوْ بَهَرِاسِ سَتِیِّ لَازِمِ آَتِاَهِ
کَرَکِلِتِیِّ حَضَرِتِ اَصَاحَبِتِنِ بَهِیِّ لَاتِ اَوْ رَصَتِ شَرِعِتِ اَکِیِّ عَلِيِّجِدِتِیِّ بَهِتِهِ بَهَ حَضَرِتِ صَبَ - شَنِوْلُٹِیِّ
رسَالَاتِ بَنِیِّ لَائِئِ اَوْ رَتِ اَنِ تَبِیُونِ کَلِطِ بَرَاهِ رَاسِتِبِیِّ سَوَئِ - بَهَ الْمَاءِتِ هِنِیِّنِ کَچِ اَنِیِّ فَتَرِکَتِ
پِنِگُوِنِیِّاَنِ بَیِّ کَچِ اَوْ لَادِرِ کَمَقْلَنِ کَچِرِشِنِدِ اَرَدِنِ کَمَقْلَنِ کَچِرِشِنِدِ دَسِتِرِنِ کَچِرِشِنِدِ شِمِنِونِ اَوْ رِ
مَحَا الفَوْنِ کَلِ النَّسِبَتِ اَنِ بَیِّ کَوَنِیِّ تَعْلِمِ - اَوْ رَتِانِ الْمَاءِتِ نِبَوتِ اَوْ رسَالِتِ کَاِصِلِ مَقْصِدِیِّ مَفِومِ
ہَوْتِکَنِیِّ بَیِّنِ لَفِ) - دَحِيطَ الْوَحِيِّ مِنْ جَوْخَلِمِ نَتِ اِیِّکِ عِسَاِیِّ شَخْنُولِ کَوْكَحَا تَخَا لِیِّسِ مِنْ پَیِّنِ خَوِرِ طَحَا
تَخَا - کَدِ اَحَمِدِ رسَولِ اللَّهِ کَنَا مَرَاصَاحَتِکَےِ قَنِیِّسِتَّهِ (اَلِلِحَضَرِتِ مَرَاصَاحَتِکَوِبِ حَمِرِ رسَولِ اللَّهِ کَنَا نَزَفِ
اَنْتَرَاعِلِهِ اَلَّدِهِ بَلَکَ خَوِدِ حَضَرِتِ مَرَاصَاحَتِکَےِ تَعْلِمِ کَبِیِّ خَلَا خَلَهِ - اَوْزِ حَضَرِتِ صَاحِبَتِ
پَیِّنِ اَپِ کَوْتِجِمِ حَمِرِ رسَولِ اللَّهِ کَنَا) آَلِیِّ اِسَالِرِ پَرِلِوِیِّ بَجِیِّ تَخَا - جَرِلِکِمِ مِنْ تَصَابَهَا اَسْتَنِ
رسَالِرِ دَحِيطَ الْوَحِيِّ کَامِسُودَهِ بَهِتِ زِنَکَنِیِّ پَسِ کَهَا - اَبَا اَگِرِنِ کَتَنَاهُوكِ جَرِیِ اللَّهِ
مَحَلِ الْاَنِبِيَاِسِسِیِّ بَیِّنِ کَلِشَانِ مِنْ خَرَانِتِهِ فَرِمَایَا - توَآپِ کِسِیِّنِ تَلَارِاضِ مُهْنَنِهِ هِنْ دَکِلِ اَسِ

اَپِ تَلَکَتِهِ کَیِ اِلَّا مَکِنِیِّ کَلِشَانِتِهِنِیِّ اَ - مَغَرِبِیِّ اِلَّا مَمِ وَلِوِینِیِّ اِبِکِ بَرِلِهِ کَلِ کَبِیِّ کَهَا سَكَتِهِ هِنْ +

ہونے کا دعوے اکسی حجگہ نہیں کیا بلکہ ان کے نزدیک رسول مقبول صلعم کا خاتم النبین ہونا اور
کلائی بعد ہی کا استغراق سبب و قرع سکھہ تخت الٹی لانفی جس کے ایسا کام ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ
جی رسول نبی اسرائیل تھے وہ بھی اپنے کردار نہ آؤ نہیں گے۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکے اور اراد احادیث و تقویٰ
والباب سے مسیح بن موسیٰ مراد ہے جو اس مت میں امام کمکن کا مصداق ہو یعنی مثلی سی رسم ہو جائے
اپکے عندریوں مسلمان کے کش خاتم النبین کے پرے معنی ٹھیک کر دیجئے ہیں۔ اور نہ کلائی بعدی کا
پورا استغراق و تقویٰ ضا لانفی جس کا ہے کہ درست ہو سکتا ہے ملکہ تعالیٰ حکایات ایرینیار نہ فرست
عیسیٰ کی طرف سے بیان فرماتا ہے۔ رب میشلگا برسولِ یاٰتی من بعدی اسمہ احمد یعنی ہر سے فوت
اور موت کے بعد ایک رسول عظیم الشان جس کا نام حمل ہے اُدیگے نیکوں ہارے حضرت فی اللہ علیہ السلام
نے اسکے مقابیلہ میں طور پر شینگل کی یہ خوبی کریں کہ بعد کوئی نبی نیا پرانا نہیں بیکا۔ اسی بشارت
عیسیٰ سے اور زیر صدیق صبح سے حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا لازم آتا ہے۔ ورنہ پھر لازم افے
کہ ہمارے نبی صلعم ابھی تکنڈ آئے ہوں۔ واللہ زم باطل فالسلو دم مثلہ

اس قسم کے فقرات بخصوص ای زبان پڑھتے ہوئے ہیں۔ کیا ان الدلائل کتنے دلے یا ناس رسول اللہ نہیں ملے تھے
سوگرے ہیں۔ مگر انہیں سالن اور شوہوت حقیقی مذہبیں تحقیق نہ تھیں سلسلے فقرے سے فودن کی صورت میں ہی اُنکے
کتابوں میں لکھے ہوئے چلے آتے ہیں کوئی شخص ان کو حقیقی طور پر رسول الدنیا یعنی اللہ یقین نہیں کرتا اما انہیں
میں اختصارہ اور جواہر بھی ہوتے ہیں۔ اور یہاں حضرت مرا صاحبؑ کے العادات کا ہے {محض تو الیم الملت وحید
اللہ یم القیامت کا لفظ دکھانی تین یا چوتھا آپ کو بصیرت نہیں سلئے آپ کو دکھانی نہیں دینا۔ مگر عصر
مذاہدہ کو بصیرت تھی ای کو الیم القیامت کا لفظ اسی میں دکھانی دیا۔ سلسلے آپ نے ازاں ادا ہام صفحہ ۱۳۷ پر کھا
ہمارے زمیکی خط اصول و ریس بیسے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جنم اس
فہ ذہنی ترتیب میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بغفل تو فیضت باری تعالیٰ عالم گزران سے کوچ کر رکھنے ہے
کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم خاتم النبین و خیر المسلمين ہیں جن کے ہاتھ
الکمال ہیں پڑھکا اور وغیرت بریت اسلام پیچھی جس کے ذریعے سے انسان اور اسست کو انصاف کر کے
خدا تعالیٰ نہ کچھ سمجھ سکتا ہے۔ اور تم سخت تلقین سے ساتھ اسیات پر ہمیان رکھتے ہیں کہ فزان یعنی خاتم
کتب وحی ہے اور ایک شعشه یا نقطہ اُسکے شائع اور صد اور حکام اور اور مسٹر زیادہ ہیں
اُنہوں نہ کم سو سکھتا ہے اور اب کوئی الیم منجا الشہ نہیں ہو سکتا جو حکام فرقانی کی ترمیم یا تنقیح
یا کسی اور حکم کی تبلیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے توڑو بیجا گت مونینے

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۸۲ اپر فاضل امر وہی لکھتے ہیں۔ کہ مجددین اُستھن حضرت پیغمبر ﷺ
علیہ وسلم کے طلال ہیں۔ اُسی اسٹے نو حضرت کے اشیاء علیہ وسلم کے دو نام پاک یعنی احمد و محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور کتب ابقدا و قرآن مجید میں نسبت باوسام پاک کے زیادہ تر ناموں پر ہوتے ہیں کیونکہ نہ
پاک محمد میں ستراء ہے طرف مظہر صفات جلال ہونے کے اور نام مبارک احمد میں اشارہ ہے
طرف مظہر صفات جمال ہونے کے +

پھر فاضل امر وہی شے پیشی کتاب فکر اٹ کے صفحہ ۳۲ اپر اسی آئیں رفیقی کے متعلق بڑی
بسط سے بحث کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اسم احمد حضرت بنی کرم مسلم کے ہی عنان ہے

مہم سلطان ہے اور موحد اور کافر ہے) کیا سود یعنی راون سے ہند کے سلامان جنگ کر سکتے، ہیں۔
(قرآن کی کسی جگہ بیکم تینیں سو کرو سود یعنی راون سے سلامان جنگ کیا کریں) کتنے سلامان ہیں جو سو تینیں دیتے
(پھر کیا سود دینے راون سے جنگ کرنے کا حکم کیئیں آجیہ میں آیا ہے میں بر لعنت اکیا ایضاح الحدیث
کا زمانہ نہیں) (قرآن مجید ۱۰۶ میں ایضاً اخرب لکھا ہے دہان کیجہ لو۔ کہ جنگ کیوں کیا جاتا ہے اور کن جلوں میں
ہذا نا اور کن جلوں میں جنگ کا نام لینا گناہ ہے) کتنے سلامان ہیں جو اپنی لکھا ٹیاں اور کار بھنگنے کیلئے
تیار ہیں مجھے تراظر نہیں آتا جو راواہ کا مقابلہ کسی سے ہو سکتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں تو یصلح بال manus کی
عمل ہے سکتا ہے۔ دینی جنگلوں اور قتال کا زمانہ گزگیا (محض میں مذکونے کے لئے زندگے جنگ
کرنے کا کوئی خداونی حکم تھا یا نہ اب ہے اور دو قیامت تک کسی اور حکم و نبی جنگلوں کا آئیگا) آپ کیوں ہیں کہ قرآن
کا حکم قتال مختص الزمان ہیں (قرآن کیم کا کوئی حکم مختص الزمان ہیں۔ کیا اس وقت روا ایمان نہیں تین اگر
قتال سے مقابلہ قتال کا حکم نہ ہو تا فتوح سلامان جلو موتیں بغیر قتال کئے کے اپنی سلطنتیں مشن
کر جو اکر دیتیں۔ دیکھو انہیں حکم قتال نہیں۔ سگر وہ انہیں فتنے سے بچتی قتال کرنے
پر مجبور ہجوم ہیں جس سے ان کو قرآنی حکم کے اتحت لانے پڑتا ہے۔ کہ قرآن کا حکم مختص الزمان ہیں
من المؤلف) میں محض کہتا ہوں کہ صد بیا حکام مختص الزمان ہیں حضرت محمد رسول اللہ کی جب قت
بیویاں جو دھیبلیں و قت تواند لشیت تھا کہ میں امتنی اُن سے نکلاں کی خوبیش کر جو یقیناً اس وقت
خداونی حکم دی دیا کہ میں میں نکلاں ان سے حرام ہے لیکن اپس حکم کو مختص الحالات نہ کہیں کیا کہیں؟
(ایں شخص کا ایمان اُن کے منتقل ہے۔ حالانکہ یہ کم بھی مختص الیارات نہیں بلکہ ایک علم اصول کے تعلق ہے)
محض تو پہلی شرعت پر چنے والا کوئی نظر نہیں کیا تا زبان سے جو عورت یا ہیں کریں علامہ اہل اسلام محمد علیؑ سے
حمدیت کی طرف اُر ہے ہیں..... محمد طہیر الدین ردو پر چھاؤالہ ۱۱۹۴

اور اکنہ حضرت ہی اس بشارت کے حقیقی مصدق ہیں۔ یہ تو ہیں ہزار و سو شہادتیں جزو حیدر عالم اور سلسلہ عالیہ حمدتیہ کے مقدوس بزرگوں نے اپنی قتابوں میں لکھی ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری شہادتیں بھی ہیں۔ ماطربین دیوگو اسیاں جو ہم نے تحریری پیش کی ہیں اسکے مقابل ایک بھی تحریری مخطوٰع شہادت کی بزرگ کی آپ کو نہیں لکھی چھیں اس آپ تشریف کے اسے احمد کا مصدق حضرت اقویٰ سیخ ہے۔ مرا غلام احمد کو کسی نے تواریخ پڑھا ہے؟

اب باتی، ہم کسی بات کو اگر اس کی صحت کی آہنگی کی بشارت سمجھا جائے تو اس سیست کا مفہوم اس پر صادق آسکتا ہے یا نہیں اور کیا احادیث میں سیخ موعود یا یامہدی مسحون کا نام احمد آیا ہے یا نہیں اور کیا سیخ موعود کو یا یامہدی مسحون کو احادیث میں سل اللہ اور بنی اُنّہ کا گماہ ہے یا نہیں؟

و: (سلام نہیں محمد بیتے منشی صاحب کی کیا رہے۔ اور احمد بیتے کیا۔ من المولعن) +

حضرت خلیفۃ المساجع کا خطاط اس کے جواب میں

عمر بن منیل عالمیم در حجۃ اللہ آپ کا ایک خطاط سرخی سے لکھا ہے۔ اور تھے بعد سے بندے سے برے سامنے آیا۔ جانشک میں خود کرتا ہوں آپ کے معلومات قرآن اور حدیث کے متعلق وسیع نہیں اور مجھے یقینی گھانتک میں نے عز اصحاب کی صحبت کو اٹھایا ہے۔ آپ کو اتنا منع نہیں ہا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ

عز اصحاب کا سلسلہ یہ تھا کہ ۵ بُنْدُو و رُسْکُوش صفت صفاتی + دیکن میرزا بر مصطفیٰ ہی نے چھوٹے چھوٹے مسائل میں بھی آپ کو دیکھا ہے کہ نصوص ہجرتی کی ضیافت کو ظاہر فرمایا کرتے تھے جہاں تک سیری گھبھے ہے آپ کو الکلت تھم دینکم پر کامل یقین تھا الحضیری مسائل بھی جب ان کے پیش ہوئے تو آپ نے پسندیدا یا کرتے تھے کہ متعلق حدیث میں تلاش کرو۔ اگر نہیں پاپتے تھے تو زیادہ تر زوججان ان کا حقیقی مذہب کی طرف تاکھایاں میں اس اس عالم از اصحاب کے پاس ہاں ہوں گے مجھے یقینی یہی کہ کہ بجز اہم ایک کام کے نام دروازے تربت الہی کے بندے ہو گئے ہیں۔ عبدالجی کی شادی کا آئینہ عالم پیش کیا تھا۔ اور آپ کا مشتاء عحقاً ایک لڑکی عہدہ کے ہی گھر دریں ہی رہتی ہے۔ اس ناطقہ اس اور پیغمبر یا نیشن و روحی دیبا۔ کہ اگر نہ اس بنت کے سکی کی روایت بھی ہمیجاً تب بھی ہم اسکو لیں گے۔ آخر جب دلی دلی دلی رشتے کو سلطان فریدی آپ کی ہجتی می طبیعت آپ کو محبوب کرنی ہے۔ مکریں تین ہوں گے آپ کی آزادی شاید فوراً اللہ کی آزادی کے برابر ہو یہ حال میں آپ کے خیال اور تحقیقات کو غلط یقین کرتا ہوں اور بصیرت کرتا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو اور عز اصحاب کی جماعت کو کسی

نامِ جہان کی حدیثیں بچاں ماروائے والے سمح کا نامِ احمد کہیں ہیں پاؤ گے۔ اگر کوئی حدیثوں
میں آنے والے حدیث کا نامِ احمد یا ہے تو یہ بھی علطاً ہے ہاں یوں اسکے اسم کی آیا ہے۔ اور حجرا وہ صاحب
اس سے امکاری کی ساخت مسلم کا صلی نام احمد تھا ایک حضرت کا صلی نام جب احمد ہوا تو مسلم ہوا کوئی حدیث
کا نام حسب ارشاد دیو اٹھی اسم مسلم کے پھر خود ہو گا اور حضرت مرتضیٰ علام احمد کا نام محمد تھا اس
وہیکو کہ حضرت جبی کیم کا نام اصل حمزہ طائف سے حضرت مرتضیٰ صاحبؑ دعوے امام جہشیٰ آخر الزمان ہے
کا بھی باطل ہوتا ہے۔ جب تک حضرت مرتضیٰ صاحب کا صلی نام غلام احمد رہانا جائیگا تب تکہ تو
آپ سمح موعود ہی ثابت ہونگے اور مدد میں ہو۔ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ حدیث میں آئیے ہدی کا
نام احمد بھی آیا ہے جیسا کہ اخبار الحجۃ ہمیں مورخ ۵ جون ۱۹۱۳ء میں یوں روایت راجیکے نے لکھا ہے
مگر مولوی اجیکے اوس کے بھیال سارے مجموعہ فرقہ کے مولوی بھی قیامت تک تی ایسی یقینیں
وکھا سکتے جیسیں کہ مددیٰ آخر زمان کا نام خداوندیٰ یا ہما پھر بھی کسی سیاست ہیں آنے والے حدی کے
ساتھ لفظ اسی کا کہیں نہیں آیا اور نہ آنے والے سمح کو ایک حضرت صلم نے نبی اللہ اور رسول اللہ فرمایا
ایک نیت ضعیف غیر معتبر تقدیر صدیق صحیح مسلم میں اس بیانِ دعویٰ کی وجہ سے ہے یہی عینی نبی اللہ کا لفظ
دو تین مرتبہ یا ہے جو اساثت کو شاہین کر رہا ہے۔ برداشت اوس داویٰ نے عیسیٰ کے نام سے وہ حکماً حاکم
اسکو دیتیٰ نبی اللہ سمجھ لیا ہے جو نبی ناصری تھا۔ درست کوئی وجہ نہیں کہ اگر یہ حدیث رسول اللہ صلم کی نبی ہو
تو دنیا جہان کی دوسری صدیوں میں آنے والے سمح کو کبیوں نبی اللہ کہا جاتا ہیں تقریباً جیسے ترجیح آنے والے
سمح کے متعلق صحیح احادیث مانی جاتی ہیں۔ ان یوں میں ایک ادبی بھی رسول اللہ کی نبی آنے والے سمح کو
نبی اللہ یا نبی کرتا۔ اسی بنا پر حضرت اقدس سریح موعود مرتضیٰ علام احمد رحمہم تقرر نے فاسینان
کی اسی سیاست چشمیں نہواں سمح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اپنی کتاب ازالہ اوہام علی ۸۲، ۹۱، ۹۹ء

ف: ابتلائیں ڈیس میں تھمارا بھلا ہو گا + نفر الدین + جندی شاہزادہ نما اوصیکرنے ملعون

ب: یہ ہے حضرت خطیقہ ایسی کا خدا جاپ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپے حضرت صاحبؓ
متعلق اپنے ہب بھی نہ لالا دیا جیز فرمادیا۔ کہ میں نے بہت چھوٹے چھوٹے مسائل میں بھی آپ کو دیکھا ہے
کہ نصوص نبویہ کی استیلاح کو ظاہر فرمایا کرتے تھے۔ اور طهیہ الدین کے اخیال باطل کو کو حصہ تھے
کہ مرتضیٰ صاحبؓ کو احمد سعی اللہ اکتا ان لفظوں سے رد فرمادیا۔ کہ جسکل ہی کے
جیال اور تحقیقات کو غلط نقین کرتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں تو آپ اپنے کو اور مرتضیٰ صاحبؓ
کی جماعت کو کسی ابتلائیں +

۱۰۰ پرجوی توحید کی یہم آپ کے بھی الفاظ میں اس جگہ وہ عبارت مل کر دیتے ہیں +
 بانی مسلم اسلام روایت کا فاس بن سعیان ہے۔ اور کوئی نہیں اور ایک
 روشنوں کے بخلاف ہے، چہ یہ وہ حدیث ہے جس کو ضعیف سمجھا گیہ رئیس الحدیثین امام محمد بن علیؑ خارجی
 چھوڑ دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دشمنی صریح جام مسلم تے پیش کی ہے خود مسلم
 کی دوسری حدیوں سے اساقط لا اعتماد رکھتی ہے۔ اور یہ تباہ ہوتا ہے کہ نواس اودی نے اس
 حدیث کے بیان کرنے میں حصہ کا لکھا یا ہے مگر سیات صحیح ہے کہ انحضرت مسلم نے ایمان ایضاً تھا
 تو ائمہ ہر ارا صاحب ای رہتوں سے یہ حدیث بخاری اور علم میں موجود ہوتی ۔ حالانکہ بجز نواس بن سعیان ایضاً در
 ایک دو اور آدمیوں کے کسی نے اس حدیث کی روایت نہیں کی۔ بلکہ نواس بن سعیان اپنی تمام
 روایت میں غفران ہے۔ اس صورت میں جس قدح عنصیر اس حدیث میں پایا جاتا ہے وہ محققین ٹن کی نظر
 سے پوشیدہ نہیں ۴+

یہ ہے حضرت صاحب کی رائے اس حدیث کے متعلق حصہ میں اسی کی ساری حدیوں کے علاوہ عجیب
 نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اس سے ناظرین ایمان ایضاً کالیکیس یا سپاہیکی حدیث ہے اور مشیح حضرت صاحب نے
 اپنی الہامی کتاب توضیح درام صفحہ ۱۳ پر لکھ دیا ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید مولائے نے
 ثبوت شرط انہیں تھیں ای اب غور کرنے کی بات ہے کہ جسیکچھ موعود فرماتے ہیں کہ آنے والے مسیح
 کیلئے ہمارے سید مولائے نے ثبوت شرط انہیں تھیں ای تو پھر دوسرا کون ہے جو مسیح موعود کیلئے
 بھی ہوتا شرط تھیں ای اتنی کیلئے حضرت صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اور امام میں تو ایسے
 کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ مگر جنما لص ف امتی لوگ ہیں۔ اور ایمیں کو خوشخبری دیجی ہے
 کہ این یہم جو آنیوالہ ہے تم میں سے ہوگا اور تم میں سے پیدا ہو گا تو دوسرے لفظوں میں اس فتنے کے
 کے بھی عنی ہو گئے کہ وہ ابن علیؑ نے یہاں لکھا ہے کوئی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں نے ایک شخص کا
 اب جب حضرت صاحب کی تحریر سے ثابت ہو گیا کہ آنے والے مسیح کوئی نبی نہیں ہوگا۔
 بلکہ فقط امتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔ تو پھر یہم طرح یقین کیلئے ایسی روایت و محدثگا بربرول یا تو
 من بعدی اسماء الحسنی کا مصدق ایک غیر نبی اور غیر رسول شخص ہوگا۔ حالانکہ اس مسیح میں عمل کا
 لفظ موجود ہے تو تیجہ پیکلا۔ کہ حضرت صاحب غلام احمد ہی تھے احمد رسول اللہ تھے۔ لہذا
 ثابت ہوا کہ یہ میشگوئی آپ کے داسطھے برگز نہیں سمجھتی ۵
 اب ہیں دیکھنا چاہیے کہ آیا اسماء الحسنی کی پیشگوئی ملکا مصدق سو اے بھی کیم صلم کے کوئی

دوسرا سوچتا ہے یا انہیں بیان کیا جاتا ہے۔ لکھیں کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی ہے حالانکہ آج بید قیطعاً کوئی ایک بیٹھنے ہی نہیں کیجیے کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر ہے لبعتنا حسیل میں وہ اگر پیشگوئی یا نہ کور ہیں ایک تو مسح کی آمد شانی کے بارہ میں اور دوسری خارقیط یعنی احمد کے تاریخ میں یہ روز خالد کر پیشگوئی انجیل یونانی میں سے یعنی جمع بہ عینکا تو تمیص ق کی طرف ہمای کر گیا۔ اور اسی انجیل میں ایک اور مقام پر کھا ہے وہ تمیں ایک اور سلیمانیہ میں الادیگا بناؤ کہ وہ پیشہ تمہارے ساتھ رہے ایسا یعنی کے دوبارہ آنے کے سبق پیشگوئی مفصل طور پر تسلی اسی انجیل میں لکھی ہوئی ہے اور یہ وہ صراحت پیشینگوئیاں ہیں ان باب مخلوط کرنے ساخت غلطی ہے گو عیسیا یوسف کے خیال باطل میں فتا تقیط والی پیشگوئی روح القدس کے خواریوں پر نازل ہونے سے پوری ہوئی جو عیسائی تنشیث کا حجر را وہ نالاشتہر یہ گرد اتفاق صحیح نہ ثابت کر دیا اور پیشگوئی میں نہ مزادا کے پورا ہونے نے ظاہر کر دیا کرن اقتیط کی پیشگوئی آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام کے ظہوئے ہی پرچی ہوئی اور خدا کے قول اور فعل نے آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کو ہی اس کا صحیح اور حقیقی مصدقہ شیرایا۔ دوسری پیشگوئیوں نے یعنی کی آمد شانی کی تمام عیسیا یوشیں کا اعتقاد میں بھی اندک پرسی نہیں ہوئی۔ ان کے خیال میں وہ سچ آسمان رچتھ گیا تھا اور وہی دوبارہ نازل ہو گا۔ وہ اسی خیال خام میں یعنی مسح کے زوال کے شفاظ میٹھے آسمان کی راہ تک رہے ہیں۔ سگر ہماری احادیث کی قتابوں میں یہ ہے کہ آنبوالا مسح آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہو گا۔ خدا نے یہی چاہا کہ جس کو عیسائی ربنا المیسح تکتے ہیں۔ اور آنحضرت کے صادقینی ہوتے سے اسکا کرنے ہیں۔ مسح کا مثل حضرت بنی کرم کے خلدوں میں پیدا کر کے دکھانے کے تاثا بنت ہو جائے کہ خدا کا مثل بنانا توانا ممکن اور ممکن ہے لیکن منع خدا ہونا تو اسکی مثل دوسرا نہ ممکنا اسلام میں یہ کامیتی ہونے کی حیثیت میں نہ اسی لئے ہے کرتا وہ نیام مشاہدہ کر لے کہ روحانی زندگی کے تمام طبودانی حشمی محض حضرت محمد صطفیٰ صاحب اعلیٰ سلم کی طبقیں دنیا میں ہوتے اور تاثا بنت ہو جائے۔ کیوں ایک قدرت ہے کہ اگرچہ یہی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے سما کلام ہو جائے۔ اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور روحانی زندگی کے دریا میں بہت ہی ورتا یشنا بنت ہو جائے کہ اس قدرت کے عمل انبیاء رب اسرائیل کی مانند ہوئے ہیں۔ مسح موعود کا آنا بھی اسی لئے ہے کہ قادہ محمد وہوں مرنگہ میں ظاہر ہوا و فتنہ صلیبیہ کو دور کر کے دنیا میں اسلامی تحریک اور تحریکی ایمان کا علاں ظاہر کرے اب ہم پہنچے قول کی طرف رجع کرتے ہیں کہ حضرت مرحوم

ایسیح موعود) کا ہرگز دیکھنے کے لئے انتہا۔ کفار قلیل طبعی احمد کی پیشگوئی گام صداقت ہیں مل جائے گے
نما و ضارب حست کے ساتھ اس نثارت کا جانا اجنبی میں فرقہ طیک کے متعلق ہے۔ آنحضرت صلیعہ کو یہ صداقت
قرار دیا ہے وہ یکھو دیباچہ رہا ہیں یہ صیغہ بزم ظاہر ہے کہ ایک پیشگوئی کے وہ صداقت تو ہر کو پہنچنے سمجھتے
اور صوراً صراحتاً جعل ہیں کہ حضرت مرتضیا صاحب خود ہی اس پیشگوئی کو حضرت بنی اسرائیل صلیعہ پر چسپان
کرتے ہوں اور اسکو ثابت کرنے پر طرحِ زور دیتے ہوں۔ تو پھر کوئی گنجائش باقی رہنی چاہے۔ کہ اس پیشگوئی
کا صداقت جیسا حضرت بنی اسرائیل کے حضرت مرتضیا صاحب کو سمجھا جائے گی پس یہ بات حضرت
مرتضیا صاحبؑ کی وکالت کرنے والوں کے دفعوے کو باطل ٹھیک آتی ہے جو اسکے احتمال
کے صداقت حضرت مرتضیا صاحب کو ٹھیک نہ کئے انہوں نے نکالی ہے ۷
اب ہم اس سال کو اس عالم پر خدمت کرتے ہیں۔ رضا اقتدار بیننا و بین تو منابع حق و انتیز افاقتین آئین

خاکسار محمد حسین - مورخہ جون ۱۳۹۴ء

رسالہ کے ختم ہونے پر ایک اور شہادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اربعین نصرت صحفیہ ۱۴۷۰ھ
آئی۔ اس سے احمد کی ایجاد آئی ہے۔ جو ہمارے اس رسالہ کے مضمون کی تصدیق کرنی ہے ناظران
کے فائدے کیلئے درج ذمہ رکھا جاتی ہے:-

”عِمَّ مِنْ كُلِّ هُوَكَبِهِ بِنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ دَوَّنَمْ هِيَ (۱) اَكِيْ مُحَمَّدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْرِيْ نَامْ تَلَوْرِيْ“
لِكِنْ حَاكِمْ هِيْ جَارِيْ آقِشِنْ شَرِيْتْ بِجِيْسَا لَاسِكِيْتْ نَاطِهِرْ بِهِتَنَا هِيْ - مُحَمَّدْ بِسْعَالِ اللَّهِ وَالَّذِي يَعْلَمْ
اَشْدَاءِ عَلَى الْكُفَّارِ حِمَاءِ بِدِيْنِهِمْ دَلَائِيْ مُثْلِهِمْ فِي التَّزَرَاتِ (۲) دَوْرِ اِنَامْ اَحْمَلْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْرِيْ سَلَمْ اَجْمِيلْ مِيْ ہِيْ - جَوَابِتْ لِيْ رَمَدِنْ تَسْلِيمْ آتِيْ ہِيْ جِيْسِيْ اَكَسِيْتْ طَاهِرْ بِهِرْ تَاهِيْ
وَمِيشِلَا بِرْ سَولْ يَاْتِيْ مِنْ عَبْرِيْ سَمَاءِ اَجْمَلْ اَوْرِهِسَيْتْ بِنِيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلِيلِ اَوْرِجَانْ دُونُوْسْ جَانِجِيْ
..... بِهِسَارْ اَسْخَرْتْ بِلِ مُوسَى بِهِيْ تَخْيَيْ اَوْشِيلِ عَدِيْسِيْ بِهِيْ مُسْلِمِ طَاهِيلِ بِهِنْ مِيْ بِالْحَا
اَدْجَالِ اَوْرِجِيْ خَضْرَكَلْ بِرِجَالِسْ رِغَالْ بِهِنْ مِيْجُورِ عَسِيْ اَجَالِيْ رِنَگْ مِيْ آيَاْتِهِا اُورْ فَرْقَنِيْ اِسْنَ عَالِبْ تَخْيَيْ سُوْهِمَا
اَدْجَالِ اَوْرِجِيْ خَضْرَكَلْ بِرِجَالِسْ رِغَالْ بِهِنْ مِيْجُورِ عَسِيْ اَجَالِيْ رِنَگْ مِيْ آيَاْتِهِا اُورْ فَرْقَنِيْ اِسْنَ عَالِبْ تَخْيَيْ سُوْهِمَا
بِيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَمَ تَنْتِيْ اِنْتِيْ کَیْ اُورْ دِنْ زِنْگِيْ مِيْ دِيْ دُونْ تَخْوِيْنِ جَلِيلِ اَوْرِجَالْ كَنْطَاهِرْ كِرْ دِيْسِيْ اَلْجِيْ
اَفْ بِاِنْتِيْ کَلْ اَجَدِرْ كَامِدَدَاقِ اَنْتِيْ اِنْتِيْ کَيْ كُوكِ طَاهِيرْ بِهِيْ يَاْ حَضْرَتْ بِنِيْ بِرِكِمْ مُحَمَّدْ كَمِصْطَفِيْ اَهْمِبِتْ اَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَادِ
فِرْ بِهِيْ ہِيْ يَاْ نَهْنِ کَتْ قَوْرِيْتْ مِنْ اَخْضَرْتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَانَا مِحْمَلْ ہِيْ - اَوْ بِنِيْلِ تِيْنِ اَحْمَادِرْ دَوْرِ نَاعِلْ کَسْتْ
کَرْ لِنِيْلِ عَمَدِرِ اللَّهِ دَوْرِ کَسْتْ اَحْمَادِرِ وَبِرِانْ کَیْ اَتِيْسِيْ اِنْتِلَلْ زِنِماَبِهِيْ یَاْتِسِيْ اَبِنْ پِيرْ تَهَارْ اَتِخْضَرْتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
مِشِيلِزِسْ بِهِيْ تَهَارْ اَتِخْضَرْ مِيْلِيْ خَوْرَزِتْ لِجِيْ اَسْكِ عَلَا وَخَيْرِتْ اَقْرِسْ کَمْ جَهَادِتْ اَتِيْنِ لِمَالَاتِلَتْ اَمْ سَنْغِيْلِهِ
پِرْ بِحِيْ طِرْدِهِ تَسْتَخِيْ جَوْهِرِ اَحْمَدِ کَیْ اَسْكِ شَلَقِنْ آتِيْسِيْ بِهِيْ ہِيْ جَوْ اِنْسِا مِسَهِ اَحْمَدِ کَصَفِيْهِ بِرِهِيْ فِرْ ہِيْ جِيْ ہِيْ